إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۵۸۱

اللّٰہ اکبر

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ۱ر

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰ر

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳ر

نمبر ۱۱۵	مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۳۲ء	یوم یکشنبہ	مطابق ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۰ھ	جلد ۱۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حرم ثالث میں ولادت

یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حرم ثالث میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۳-۲۴ مارچ کی درمیانی رات فرزند تولد ہوا۔ ہم تمام جماعت کی طرف سے اس مبارک تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مولود مسعود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور دینی و دنیوی لحاظ سے ان برکات سے متمتع فرمائے جن کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کے متعلق اس کا وعدہ ہے۔

مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء کی مختصر روداد

۲۵ مارچ کی کارروائی

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے ساتویں مجلس مشاورت کا اجلاس بعد نماز جمعہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں پروگرام کے مطابق ۳ بجے منعقد ہوا۔ نماز جمعہ اور نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمع کر کے مسجد نور میں پڑھائیں اور مختصر سا خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا پہلے اجلاس میں احمدیہ جماعتوں کے ۳۲۰ نمائندے شامل ہوئے جن میں صوبہ پنجاب کی جماعتوں کے علاوہ صوبہ سرحد، صوبہ بنگال، یو۔پی، حیدر آباد دکن اور سندھ کی احمدیہ جماعتوں کے نمائندے بھی شریک تھے۔ اجلاس تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جو حافظ صوفی غلام محمد صاحب بی اے نے کی شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب معمول دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے سوا تین بجے ایک تقریر فرمائی جس میں مجلس مشاورت کی اہمیت اور پیش شدہ امور کے متعلق اظہار رائے اور مشورہ دینے کے متعلق اہم ہدایات دیں۔ حضور نے فرمایا جلسہ سالانہ کے بعد میرے گلے کی حالت اس قسم کی رہی ہے کہ لمبی تقریر کرنا میرے لئے بہت مشکل ہو گیا ہے۔ تاہم اپنے فرض منصبی کو پورا کرنے کے لئے بعض باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ گفتگو میں صرف بحث کرنے کے لئے شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اگر کوئی ایسی بات دیکھیں جو مفید ہو اور کسی اور نے نہ کہی ہو۔ تو وہ پیش کرنی چاہیئے تقویٰ و طہارت اور صفائی قلب کو مد نظر رکھ کر ہر بات پیش کرنی چاہیئے پھر زید یا بکر سے اختلاف کی وجہ سے کوئی رائے نہیں قائم کرنی چاہیئے۔ بلکہ اصل معاملہ کو پیش نظر رکھ کر مفید رائے دینی چاہیئے ہر معاملہ کے متعلق غور کرتے وقت یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جماعت میں کمزور لوگ بھی ہیں اس لئے وسطی راستہ اختیار کرنا چاہیئے تاکہ کمزوروں کو بھی ساتھ چلا سکیں اس کے ساتھ ہی حضور نے بلند حوصلہ اور بلند نظر رکھنے اور جو کام خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے سپرد کیا ہے۔ اس کی کامیابی کا یقین کامل رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

آخر میں گرلز سکول کی توسیع اور لڑکیوں کی تعلیم کے متعلق توجہ دلاتے ہوئے فرمایا اس سال لڑکیوں کے سکول کے لئے ایک عمارت کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور ارادہ ہے جب سکول کا انتظام مکمل ہو جائے۔ تو پھر لڑکیوں کے لئے بورڈنگ بھی تیار کیا جائے۔ تاکہ باہر کی بھی لڑکیاں آکر تعلیم حاصل کر سکیں۔ آخر میں حضور نے سب کمیٹیوں کے ممبروں کے نام پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور

[illegible] بعض امور کے متعلق غور کر کے تجاویز پیش کرنے کے لئے چار سب کمیٹیاں مقرر فرمائیں اور دوسرے دن [illegible] بجے تک اپنی رپورٹیں تیار کرنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ [illegible] مجلس مشاورت کا اجلاس ختم کر کے حضور نے [illegible] اصحاب کو مشورہ کے لئے [illegible]

ریاست جموں میں مسلمانوں پر روح فرسا اور دردناک مظالم

انگریز افسر قیام امن کی کوشش کر رہے ہیں

مسٹر لاتھر انسپکٹر جنرل پولیس زندہ باد

ریاست جموں کے اس علاقہ کے متعلق جہاں پچھلے دنوں فرقہ وارانہ فسادات رونما ہوئے اور جہاں ریاستی پولیس اور فوج نے مسلمانوں پر بے دریغ انتہائی مظالم کئے ہیں ہمارے پاس نہایت ہی دردناک اور روح فرسا مظالم کی تفاصیل پہونچ رہی ہیں۔ ان میں سے ایک مراسلت درج ذیل کی جاتی ہے۔ اس میں بیان کردہ امور میں اگر کسی قسم کا مبالغہ ہو۔ یا کوئی بات غلط طور پر لکھی گئی ہو۔ تو ریاست کے محکمہ اشاعت کو چاہیئے۔ کہ اس کی تردید شائع کرا دے اور جو باتیں شک و شبہ سے پاک اور صحیح ہیں۔ ان کی طرف فوری توجہ مبذول کی جائے۔ اور جو لوگ ان کے ذمہ وار ہیں ان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ (ایڈیٹر)

اندرون علاقہ ریاست جموں یعنی بھمبر۔ کوٹلی۔ راجوری پونچھ کے پہاڑوں میں جو کچھ ڈوگرہ افواج اور پولیس نے مسلمانوں پر حشر بپا کیا۔ اور جس قدر المناک حادثات ہوئے اگر پنجاب کے مسلمانوں کی مہربانی سے اس طرف کوئی غیر جانبدار کمیشن تحقیقات کرنے آئے۔ تو تمام مظالم سن کر دنیا حیران رہ جائے۔ کہ مسلمانان ریاست پر کس قدر شدید خلاف انسانیت اور شرمناک مظالم توڑے گئے۔ چونکہ اب انگریز حکام کی وجہ سے امن قائم ہو رہا ہے۔ ورنہ پہلے تو کوئی خبر باہر جانے نہیں دیجاتی تھی۔ حتیٰ کہ بھمبر کے سب آفس میں ایک چٹھی رساں متعین کر رکھا تھا۔ جو مہریں لگاتے وقت اخبارات کے نام کی چٹھیاں کھول لیا کرتا۔ اب انگریزی علاقہ کے افسر آجانے سے حالات بہتر ہو رہے ہیں۔ اس لئے مندرجہ بالا تمہید کے بعد تازہ حالات ارسال خدمت ہیں امید ہے کہ درج فرما کر ہزارہا ایسے مسلمانوں کو جنہیں علم نہیں۔ کہ ریاست کے غریب اور فلاکت زدہ تباہ حال مسلمانوں کے ساتھ کس قدر مظالم توڑے گئے باخبر رکھنے کی سعی کریں گے۔

مسٹر لاتھر صاحب بہادر کا تازہ دورہ: پچھلے دنوں جبکہ تحصیلات میرپور۔ راجوری۔ بھمبر۔ نوشہرہ اور کوٹلی کے مسلمان ڈوگرہ افواج اور پولیس کی سخت انسانیت سوز بربریت سے ڈرتے جنگلوں میں نکل گئے۔ یا پنجاب میں چلے گئے۔ تو مسٹر لاتھر صاحب بہادر نوشہرہ کی طرف دورہ پر آئے۔ لبھو رام ہیڈ کانسٹبل تھانہ نوشہرہ ایک نہایت ظالم شخص نے نوشہرہ ہی کے علاقہ میں مسلمانوں پر بے حد مظالم کئے۔ مثال کے طور پر یہ واقعہ بالکل مصدقہ ہے۔ کہ جب لبھو رام موضع سرسالہ میں تفتیش کے لئے گیا۔ اور مسٹر گورکھا فوج کا دستہ ساتھ تھا۔ تو وہاں ایک مسلمان عورت اور اس کے لڑکے کے ساتھ نہایت ہی شرمناک سلوک کیا۔ تب اس لڑکے نے کہا۔ کہ مجھے مار دو۔ مگر ایسا نہ کرو۔ آخر جو کچھ اس کھلانا تھا۔ کھلا لیا۔ اس کے علاوہ کئی عورتوں کی ڈوگروں اور لبھو رام نے روز روشن میں لوگوں کے سامنے عصمت دری کی۔ اس وجہ سے پبلک ہم بھیان موضع سماہنی میں فریاد کے لئے گئی۔ تو آگے سے نہتے مسلمانوں پر فوج نے فائر کئے جس سے ۱۳ آدمی قتل ہو گئے۔ ان واقعات کی وجہ سے مسلمان راتوں رات ہجرت کر کے چلے گئے۔ اس قسم کے واقعات جب مسٹر لاتھر صاحب بہادر جیسے نیک دل افسر کے گوش گزار ہوئے۔ تو انہوں نے بحالیٔ امن کے لئے فوراً لبھو رام کو سزا دلائی۔ ایک بھمبر کے سب انسپکٹر کو جموں لے گئے۔ ان واقعات نے مسٹر لاتھر کی دھوم مچا دی۔ صاحب بہادر نے خان صاحب اکرم علی خان۔ ڈی۔ آئی۔ جی۔ اور خان نصیر الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ و شیخ غلام رسول صاحب سب انسپکٹر جیسے تجربہ کار اور منصف مزاج افسر فساد زدہ رقبہ جات میں لگا دیئے۔ اس طرح ایکدم امن قائم ہو گیا کیونکہ مسلمان باغی نہیں۔ بلکہ مظلوم تھے۔ ہندوؤں نے خود مسلمانوں سے شرارتیں کرنی شروع کیں۔ اور ہندو مسلم فسادات ہو گئے۔ جب غیر جانبدار افسر آ گئے۔ تو مسلمان گھروں میں واپس آ گئے۔ اس وجہ سے مسٹر لاتھر کا نام بچہ بچہ کی زبان پر ہے۔ صاحب موصوف ۹۔ مارچ کو بھمبر تشریف لائے۔ ۱۰، ۱۱۔ مارچ مقام رہا۔ یہاں بھی فسادات کی وجوہات کو خوب جانچا۔ فسادات کی جڑ ریاستی افسروں کی جانبدارانہ اسپرٹ تھی۔ ۱۲۔ مارچ کو علاقہ سماہنی میں گئے۔ ان کے ساتھ کرنل بلدیو سنگھ ڈوگرہ فوج کے افسر اعلیٰ۔ راجہ سرور خان تحصیلدار بھمبر بھی تھے۔ سماہنی میں خان نصیر الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ کی سرکردگی میں شیخ غلام رسول صاحب سب انسپکٹر۔ ٹھاکر رگھناتھ سنگھ مقامی سب انسپکٹر مصروف تحقیقات ہیں۔ صاحب بہادر کے سامنے ایسے مضروب پیش ہوئے کہ اگرچہ لبھو رام کو ان پر تشدد کئے پورا مہینہ ہو چکا ہے۔ مگر اب تک ان کے زخم ہرے ہیں۔ ایک مضروب امام دین حجام جو کئی دن ضربات سے بیہوش رہا۔ چارپائی پر لا کر پیش کیا گیا۔ جسے لبھو رام ہیڈ کنسٹبل نے مارا تھا۔ کئی عورتیں صاحب بہادر کا نام سن کر ان کے پیش ہوئیں۔ جن کی عصمت دری لبھو رام اور ڈوگرہ سپاہیوں نے کی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ خان نصیر الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس جو علاقہ سماہنی میں فروکش ہیں۔ ان کے پاس بہت سے ایسے واقعات پیش ہوئے۔ سنا ہے کہ ایس۔ پی صاحب نے تمام واقعات مسٹر لاتھر سے بیان کر دیئے ہیں۔ ۱۴۔ مارچ کو ہی صاحب بہادر سعد آباد پہنچے۔ وہاں بھی مظلوم فوج اور پولیس کے پیش ہوئے۔ کرنل بلدیو سنگھ فوج کے افسر ہیں۔ ان کے سامنے فیض محمد خان جاگیردار بنڈالہ نے پیش ہو کر علاقہ بھر میں جو ان کی افواج کے سپاہیوں نے تشدد توڑے بیان کئے۔ اور کہا۔ کہ ہم لوگ جاگیردار ہیں۔ رئیس ہیں۔ سرکار کے خیر اندیش ہیں۔ مگر ڈوگرہ فوج نے ہماری بے عزتیاں کیں۔ راجہ غوث محمد خان بڑا رئیس ہو گزرا ہے۔ اس کے پسر راجہ محمد افضل خان جاگیردار و برادر خورد راجہ نور علی خان نائب تحصیلدار کو بلا وجہ ڈوگرہ سپاہیوں نے زدوکوب کیا۔ ان باتوں کی وجہ سے پبلک بھاگ گئی علاقہ کھمبا میں ایک مسلم کنواری راجپوت لڑکی کی ۶۔ ڈوگرہ سپاہیوں نے عصمت دری کی جس سے وہ بے ہوش ہو گئی۔ نقض امن کرنے والوں کے ہم خود مخالف ہیں۔ مگر قائمیٔ امن کا جو طریقہ ڈوگرہ فوج نے دیہاتوں میں جاری رکھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ادنے سے اعلےٰ تک مسلمانوں نے مع اہل و عیال بھاگنا شروع کر دیا۔ دن میں تو راستوں پر ڈوگرے چلنے نہ دیتے۔ راتوں رات خلقت بھاگ کر جنگلوں میں یا پنجاب میں جا چھپی۔ اب انگریز افسروں نے آتے ہی انصاف اور عدل سے کام کرنا شروع کر دیا ہے اور لوگ واپس آ رہے ہیں۔ کرنل بلدیو سنگھ نے لوگوں سے کہا میں جلد انکوائری کر کے ایسے سپاہیوں کو سزا دوں گا۔ اب امن قائم ہو رہا ہے۔ مسٹر لاتھر صاحب بہادر کی انصاف پروری نے حالات بدل دیئے ہیں مگر اہل ہنود اڑے ہوئے ہیں۔ اور وہ اپنے گھروں میں نہیں آتے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی مرضی یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو تختۂ زمین سے نابود کر دیا جائے۔ تب ہم گھروں میں واپس جائیں گے۔ اب سنا جاتا ہے۔ کہ فسادات کے دوران میں جو نقصانات ہوئے ریاست وہ معاوضے ہندوؤں کو دلوائیں گے۔ زمینداروں کے گھاؤں پر سزا تک جرمانہ بھی ہو گا۔ اگر اس قسم کی ہندو نوازی کرنی ہے۔ تو ریاست اپنی گرہ سے کرے۔ ہندو اپنے مکانات چھوڑ کر کسی خاص خیال کے ماتحت پنجاب چلے گئے۔ جائدادیں بنکوں میں یا مرکزی مکانات میں رکھ گئے۔ باقی چھوڑ گئے۔ مکانات کو بہت سے ہندو خود بھی نذر آتش کر گئے۔ اب ایک دس روپیہ کا ہندو بھی کہتا ہے کہ میرا ہزار کا [illegible]

آزادیٔ کشمیر

خواب سے بیدار گر مسلم ذرا ہو جائے گا،
شک نہیں اے دوستو ظالم فنا ہو جائے گا،
جو ستم کرتے ہیں وہ تحت الثریٰ میں جائیں گے،
جو یتیموں بے کسوں کی آہ سے ڈرتا نہیں
بن کے اپنی قوم سے غدار ہو گا رو سیاہ
خون کشمیری سے رنگین ہو رہا ہے جو مقام
علم کے زیور سے اب تک جو رہا محروم ہے
والیٔ کشمیر سے جا کر یہ کہدے کوئی آج،

ساری دنیا میں ابھی محشر بپا ہو جائے گا،
جس گھڑی مظلوم کا حامی خدا ہو جائے گا،
اور جو مظلوم ہے وہ ذی العلا ہو جائے گا،
بادشاہ بھی ہے۔ تو وہ اک دن گدا ہو جائے گا،
میر واعظ! دیکھ تو۔ ابن سبا ہو جائے گا،
لالہ و ریحاں سے وہ جنت نما ہو جائے گا،
دیکھنا اب جلد وہ آراستہ ہو جائے گا،
قید سے کشمیر اب جلدی رہا ہو جائے گا،

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا
خطۂ کشمیر بھی شمس الضحیٰ ہو جائے گا۔

شمس کاشمیری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۳۲ء | جلد ۱۹

ریاست کشمیر میں کس طرح امن قائم ہو سکتا ہے

تباہی کی دھمکیاں دینے سے نہیں بلکہ مسلمانوں کے مطالبات پورے کرنے سے

مسلمانانِ ریاست کی دردانگیز اور ناگفتہ بہ حالت

مسلمانانِ کشمیر کو اپنی زار و زبون حالت محسوس کر کے بالکل ابتدائی انسانی حقوق کا ریاست سے مطالبہ کرنے پر جس طرح تشدد و جبر کا نشانہ بنایا گیا۔ اور مسلسل کئی ماہ کے مصائب و آلام نے انہیں اس وقت جس دردناک حالت میں گرفتار کر رکھا ہے۔ اس کا اظہار اب وہ ہندو اخبارات بھی کر رہے ہیں۔ جو ریاست کو ہر موقعہ پر زیادہ سے زیادہ تشدد کرنے کا مشورہ دیتے رہے ہیں۔ اور جن کے نزدیک مسلمانوں کی چیخ و پکار کا واحد علاج طاقت اور قوت کا بے پناہ مظاہرہ تھا۔ چنانچہ اخبار "ملاپ" (۲۰ مارچ) نے بھی مسلمانانِ کشمیر کی موجودہ حالت کو "دردانگیز" اور "ناگفتہ بہ حالت" تسلیم کر لیا ہے۔

آئندہ کے متعلق دھمکی

لیکن باوجود اس کے عدل و انصاف اور رحم و خدا ترسی کا مادہ ہندوؤں سے جس طرح مفقود ہو گیا ہے۔ اس کا پتہ اس سے لگ سکتا ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ ریاست کو آئندہ مسلمانوں پر تشدد کرنے سے باز رہنے اور ان کے حقوق دیدینے کی تحریک کی جائے۔ ان کی ناگفتہ بہ اور دردانگیز حالت کو پیش کر کے اور زیادہ تباہی و بربادی کی دھمکی دیتے ہوئے اپنے حقوق اور مطالبات سے دست بردار ہو جانے کے لئے کہا جا رہا ہے چنانچہ "ملاپ" لکھتا ہے:۔

"کشمیری مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ پچھلے واقعات سے سبق حاصل کریں۔ اور بیرونی مسلمانوں کے بہرے میں نہ آئیں۔ اگر اب بھی وہ نہ سنبھلے۔ تو نہ معلوم تباہی میں اور کتنا اضافہ ہو جائے"

غلط اندیش مشیروں کا مشورہ

مطلب یہ۔ کہ اگر مسلمان اپنے حقوق کے متعلق جد و جہد کرنے سے باز نہ آئے۔ تو انہیں پہلے سے بھی زیادہ تباہی کا نشانہ بنایا جائے گا اگر ملک کی سب سے بڑی اکثریت کو خموش کرنے کا یہی طریق مفید ہو سکتا ہے تو ریاست کے غلط اندیش اور غلط کار مشیر بڑی خوشی سے یہی مشورہ دیں لیکن اگر جبر و تشدد کسی قوم کے جذبہ آزادی کو کچل نہیں سکتا۔ بلکہ اس میں اضافہ کرنے کا باعث ہوا کرتا ہے۔ تو یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمانانِ کشمیر کے لئے اس قسم کی دھمکیاں قطعاً کوئی اثر نہیں رکھتیں۔

مسلمانانِ ریاست کا عزم

مسلمان اپنے حقوق حاصل کرنے کا تہیہ کر کے اٹھے ہیں۔ اور اس راہ کی سختیوں اور تکالیف کو دیکھ کر پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ بلکہ ان کے قدم روز بروز آگے ہی بڑھیں گے۔ ہندو "پچھلے واقعات" یاد دلا کر ان کے حوصلوں کو پست اور ان کی ہمتوں کو کمزور کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن دراصل یہی پچھلے واقعات ان کے عزم و ارادہ کی پختگی۔ اور اپنے مقصد کے حصول کے لئے صادقانہ جوش کا ثبوت ہیں۔ اور بتا رہے ہیں۔ کہ جس تباہ حال قوم نے حد درجہ کی بے کسی اور بے بسی کی حالت میں اس قدر حوصلہ۔ اس قدر استقلال اور اس قدر صبر سے کام لیا ہے۔ وہ آئندہ بھی مردانہ وار ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہے۔

ہندو کانگرس کو کیوں مشورہ نہیں دیتے

تعجب ہے۔ وہ لوگ جو مسلمانانِ کشمیر کو ان کی موجودہ دردانگیز حالت بتا کر اور آئندہ اس میں اور زیادہ اضافہ ہو جانے کا خوف دلا کر ان کو جائز اور آئینی جد و جہد سے باز رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ اہل ہند کی حالتِ زار اور بے شمار نقصانات پر رحم کھا کر کانگرس کو کیوں یہی مشورہ نہیں دیتے۔ کہ وہ اپنی خلاف قانون اور امن شکن سرگرمیاں ترک کر دے۔ اور اہالیانِ ہند پر اس کی وجہ سے جو مصیبت نازل ہو رہی ہے۔ اس میں مزید اضافہ نہ کرے۔

اہلِ ہند کی دردناک حالت

ہندوستان کی موجودہ حالت کے متعلق "ملاپ" (۱۹ مارچ) کا اپنا بیان یہ ہے۔ کہ

"کسان بے چین ہیں۔ زمیندار بے چین ہیں۔ سوداگر بے چین ہیں۔ تجارت دن بدن گر رہی ہے۔ ہندوستان کے بیوپاریوں کے ساتھ لنکا شائر کے بیوپاری بھی بے چین ہیں۔ گورنمنٹ کے ملازم اور خود گورنمنٹ بھی بے چین ہے۔ عام لوگ بھی بے چین ہیں جیل بھرے جا چکے ہیں۔ اور بھرے جا رہے ہیں۔ غرضیکہ چاروں طرف بے چینی ہی بے چینی ہے"

ان الفاظ میں صاف طور پر یہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان میں ہر طرف بے چینی ہی بے چینی ہے۔ اور لوگوں کی تکالیف و مصائب میں بے حد اضافہ ہو چکا ہے اس کے ساتھ ہی حکومت کے متعلق بھی یہ بات واضح ہو چکی ہے۔ کہ جب تک کانگرسی اپنا موجودہ رویہ نہ بدلینگے قانون شکنی سے باز نہ آئیں گے۔ اور اپنی جد و جہد آئین کے اندر نہ رکھینگے اس وقت تک حکومت کی موجودہ پالسی میں بھی تغیر نہ ہو گا۔ اس کا لازمی نتیجہ لوگوں کی تکالیف اور مشکلات میں اضافہ ہو گا۔ ان کے کاروبار کو مزید نقصان پہنچے گا۔ پھر ان وجوہات کی بنا پر کیوں اہلِ ہند سے یہ نہیں کہا جاتا۔ کہ پچھلے واقعات سے سبق حاصل کریں۔ اور کانگرسیوں کے بہرے میں نہ آئیں۔ اگر اب بھی وہ نہ سنبھلے۔ تو نہ معلوم تباہی میں اور کتنا اضافہ ہو جائے۔ اگر کانگرس کے بہرے میں آنے والے لوگوں کی خلاف قانون سرگرمیاں اہلِ ہند کے دردناک حالات میں سے گزر سکنے اور آئندہ مزید تباہی کا خطرہ لاحق ہونے کی وجہ سے نہیں رک سکتیں اور انہیں رکنے کا مشورہ نہیں دیا جاتا۔ تو مسلمانانِ کشمیر کو اپنی آئینی جد و جہد روک دینے کے لئے کس منہ سے کہا جاتا ہے۔ اور تشدد کے پچھلے واقعات اور آئندہ توقعات سے انہیں کیوں کر مرعوب کیا جا سکتا ہے۔

مسلمانوں کی آئینی جد و جہد

مسلمانانِ ریاست کے نمائندوں اور ان کی مشیر آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے شروع سے اب تک اپنی تمام جد و جہد قانون اور آئین کے ماتحت رکھی۔ اور ہر موقعہ پر اپنی جد و جہد کو جہاں قانون شکنی سے محفوظ رکھا وہاں ریاست میں قیام امن کی بھی پوری پوری کوشش کی۔ لیکن باوجود اس کے ریاست نے مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات پورے کرنے کی طرف توجہ نہ کی۔ اور تشدد پسند اور متعصب حکام نے اشتعال انگیز رویہ اختیار کر کے مسلمانوں کے رستہ میں مشکلات اور تباہی و بربادی کے پہاڑ کھڑے کرنے کی کوشش کی اسی طرح ہندوؤں نے خواہ مخواہ مسلمانوں کی آئینی جد و جہد کو فرقہ وارانہ رنگت دے کر فتنہ و فساد پیدا کر دیا۔ اس کا لازمی نتیجہ وہی نکلا۔ جو طاقت ور اور تشدد پسند حکومت سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے والے بے کس و بے بس لوگوں کے لئے نکلا کرتا ہے لیکن اس کی بنا پر یہ توقع رکھنا کہ مسلمان خوف زدہ ہو کر اپنے حقوق سے دست بردار ہو جائیں گے۔ قطعاً غلط ہے۔ اور یہ سمجھنا کہ طاقت اور قوت کے ذریعہ ملک میں امن قائم کیا جا سکے گا۔ سراسر فضول ہے۔

قیام امن کی صورت

اس کے لئے ایک اور صرف ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ رعایا کے حقوق اور مطالبات کو جلد سے جلد پورا کر دیا جائے۔ اور اسے اطمینان دلادیا جائے کہ آئندہ اس پر جبر و تشدد کی حکومت نہیں کی جائے گی۔ بلکہ ان قوانین کے ذریعہ کی جائے گی۔ جو مہذب ممالک میں جاری ہیں۔ اور جن کا مطالبہ کرنا ہر انسان کا حق ہے۔

اگر ہندو اخبارات اور ہندو لیڈر مسلمانوں کی اندھا دھند مخالفت کرنا اپنا فرض نہ سمجھیں۔ اور اپنے آپ کو ریاست کے نادان دوست نہیں۔ بلکہ عقلمند دوست قرار دیں تو انہیں یہ مشورہ دینا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کو ان کے جائز اور انسانی حقوق فی الفور دے دیئے جائیں اور انہیں مطمئن کرنے کی پوری پوری کوشش کی جائے۔ لیکن افسوس۔ کہ ریاست کے حالات اس درجہ نازک ہو جانے کے باوجود مسلمانوں کو مزید تباہی و بربادی کا ہی خوف دلایا جاتا۔ اور اس طرح خموش کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حالانکہ اس کوشش میں کامیاب ہونا قطعاً محال ہے۔

”ملاپ“ اور مسلمانان کشمیر کے ہمدرد

”ملاپ“ نے مسلمانانِ کشمیر کو مزید تباہی کی دھمکی دینے کے ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے۔ کہ

”کشمیر کے نام پر جد و جہد جاری رکھنے والے مسلمان بھائیوں سے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اب کشمیری مسلمانوں پر رحم کریں بہت ہو چکی۔ آپ کی دوستی اور ہمدردی نے کشمیری مسلمانوں کو نان شبینہ کا محتاج بنادیا۔ اب انہیں اپنے کاروبار میں لگنے دو“

یہ لکھتے ہوئے ”ملاپ“ نے اپنے سامنے خصوصیت سے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو رکھا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ وہ بارہا لکھ چکا ہے۔ اور اس مضمون میں بھی اس نے لکھا ہے۔ مسلمانانِ کشمیر کی ساری جد و جہد میں اسے ”قادیانی دل و دماغ کام کرتا ہوا نظر آتا ہے“ لیکن اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ جماعت احمدیہ کے پیشوا کی راہ نمائی میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے کشمیری مسلمانوں کی جو خدمات سر انجام دی ہیں۔ ان کی حقیقت وہ خود جانتے ہیں۔ چنانچہ ہر موقعہ پر شکر گزاری کے جذبات کا اظہار کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اور مصائب و آلام کے دوران میں کشمیر کمیٹی کو ہی اپنا ملجا و ماوا سمجھتے ہیں۔ لیکن اگر یہ کافی نہ ہو۔ تو راجہ ہری کشن صاحب کول سے دریافت کر لیا جائے جنہوں نے حال ہی میں بالفاظ ”ملاپ“ (۲۲ جنوری) ریاست کشمیر کے خلاف احراریوں کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ

”احراریوں نے گورنمنٹ اور ریاست کی مسلم رعایا کے مصدقہ نمائندوں کے درمیان فیصلہ سے اتفاق کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ انہیں قادیانیوں سے حسد تھا۔ جو ریاست کے مسلمانوں کی رائے پر غالب تھے“

ان الفاظ کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ مسلمانانِ کشمیر اپنی جد و جہد میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی راہ نمائی اور مشوروں پر اعتماد رکھتے ہیں۔ اور اسی کو اپنا حقیقی خیر خواہ اور ہمدرد یقین کرتے ہیں۔ جب کول صاحب کے نزدیک بھی یہ امر مسلمہ ہے۔ تو پھر کشمیر کمیٹی کی دوستی اور ہمدردی پر کوئی حرف نہیں آ سکتا۔ اور مسلمانانِ کشمیر اس کے خلاف کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔

مسلمانانِ کشمیر کا نانِ شبینہ کا محتاج ہونا

رہا ان کا ”نان شبینہ کا محتاج“ ہونا۔ اس کی ساری ذمہ واری ریاست کے ان عمال پر عائد ہوتی ہے۔ جو تشدد کی حکمت عملی پر کاربند رہے یا پھر ان مشیروں پر عائد ہوتی ہے۔ جو شروع سے اب تک تباہی و بربادی کے ذریعہ مسلمانوں کو خموش کرانے کے مشورے دے رہے ہیں۔ پھر کشمیری مسلمان تو پہلے بھی پیٹ بھر کر نہ کھاتے تھے۔ اور باوجود سخت محنت و مشقت کرنے کے ان کی کمائی کا بڑا حصہ ریاست ہی کے کام آتا تھا۔ اس لئے نان شبینہ کا محتاج ہو جانا ان کے لئے کوئی نئی بات نہیں۔ لیکن کیا ”ملاپ“ اور اسی قماش کے دوسرے لوگوں نے کبھی یہ بھی غور کیا ہے۔ کہ اس عرصہ میں ریاست کو کس قدر فوائد حاصل ہوئے اس کی عزت و وقار میں کس قدر اضافہ ہو گیا۔ اس کے خزانہ میں کتنا روپیہ جمع ہو گیا۔ اس کی شہرت اور نیک نامی کس قدر بڑھ گئی۔ اور اس کی اندرونی حالت کیا کچھ ہو چکی ہے۔ مسلمانوں کے پاس ریاست کی مہربانیوں کی وجہ سے پہلے ہی کیا رکھا تھا۔ کہ جس کے جانے کا انہیں افسوس اور غم ہو۔ لیکن ریاست جس حالت کو پہنچ چکی ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے۔ اور جو لوگ دوستی کے پردے میں دشمنی کرنے کی وجہ سے اس کے ذمہ وار ہیں۔ ان سے کہدیا جائے کہ اب ریاست پر رحم کریں۔ بہت ہو چکی۔ آپ کی دوستی اور ہمدردی نے ریاست کو کیا سے کیا بنا دیا۔ اب ریاست میں امن قائم ہونے دو۔ رعایا کو کاروبار کرنے دو۔ جب یہ کہنے کا وقت آئے گا۔ اور یہ کہکر اس پر عمل بھی کرا لیا جائے گا۔ وہی وقت ریاست کی بہتری و بہبودی کا ہو گا۔ کاش ایسا وقت جلد سے جلد آئے۔

کشمیر گول میز کانفرنس کے مسلمان نمائندے

ریاست کشمیر نے آئندہ آئینی نظام کے متعلق غور کرنے کے لئے جو کانفرنس تجویز کی ہے۔ اور اس میں مسلمانوں کے نمائندے جس حیثیت اور قابلیت کے مقرر کئے گئے ہیں۔ اس کے متعلق ہم مفصل طور پر پہلے لکھ چکے ہیں۔ ان نمائندوں میں سے چودھری محمد رمضان صاحب کے استعفےٰ کا ذکر آ چکا ہے۔ جنہوں نے کافی علمیت نہ ہونے کی وجہ سے کانفرنس سے علیحدگی اختیار کی۔ اب ”ملاپ“ (۲۲ مارچ) کا بیان ہے کہ راجہ فیروز خان صاحب جاگیر دار نے بھی صدر کانفرنس کو یہ لکھ کر دیدیا ہے۔ کہ

”مجھے چونکہ کانفرنس کے کام کی کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔ اس لئے مجھے رخصت دے دی جائے“

یہ درخواست دینے کے بعد راجہ صاحب کانفرنس کے جلسہ سے اٹھ کر چلے گئے۔ ان استعفوں سے نہ صرف یہ ثابت ہو رہا ہے کہ جس کسی نے کانفرنس کے مسلمان نمائندے تجویز کئے۔ اس نے جان بوجھ کر کوشش کی۔ کہ مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات کو نقصان پہنچایا جائے۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ریاست باوجود یہاں تک نوبت پہنچ جانے کے قیام امن کے صحیح اور درست طریق سے دیدہ دانستہ اغماض کر رہی ہے۔ ورنہ ان اہم اور پیچیدہ مسائل کے حل کے لئے جن کی خاطر مسلمانانِ ریاست نہایت شاندار قربانیاں پیش کر رہے ہیں اور سخت جانی اور مالی نقصان اٹھا رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو تجویز کرنے کی جو بالکل ابتدائی باتیں سمجھنے کی بھی قابلیت نہ رکھتے ہوں۔ اور اس بات کا وہ کھلم کھلا اعتراف کر رہے ہوں۔ اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

گاندھی جی گول میز کانفرنس سے خالی ہاتھ آئے

گول میز کانفرنس میں گاندھی جی کی شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے ہم نے کئی بار لکھا۔ کہ گاندھی جی نے اتنے شوق اور اتنی بے تابی کے ساتھ ولایت جا کر کچھ حاصل نہیں کیا۔ بلکہ نقصان ہی اٹھایا۔ اور خواہ مخواہ اپنا بھرم گنوایا۔ اس کی تصدیق اس ”خفیہ چٹھی“ سے بھی ہوتی ہے۔ جو بالفاظ ”ملاپ“ یوروپین سوداگروں میں تقسیم کی گئی ہے۔ اور جس میں مسٹر بینتھال کے ان خیالات کا اظہار کیا گیا ہے۔ جو انہوں نے بحیثیت یوروپین ایسوسی ایشن کی طرف سے گول میز کانفرنس کا نمائندہ ہونے اور کانفرنس کے حالات سے واقفیت بہم پہنچانے کے لحاظ سے ظاہر کئے۔

مسٹر بینتھال ہندوستان میں رہنے والے یوروپین اصحاب کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:۔

”اگر آپ اس آخری اجلاس کے نتائج پر غور کریں گے۔ تو آپ کو پتہ لگے گا۔ کہ گاندھی اور فیڈریشن کے حق میں رائے رکھنے والے نمائندے برطانیہ سے ایک بھی رعایت حاصل نہیں کر سکے۔ گاندھی نے ہندوستان میں آ کر چاہے کچھ اثر پیدا کر لیا ہو۔ لیکن جب وہ ہندوستان میں پہنچے۔ تو خالی ہاتھ پہنچے“

گاندھی جی اگر اقلیتوں کے متعلق منصفانہ اور معقول رویہ اختیار کرتے۔ اور باہمی سمجھوتہ میں نہ سر کنے والی روک بن کر نہ بیٹھ جاتے۔ تو انہیں نہ تو خالی ہاتھ آنے کی پھبتی سننی پڑتی۔ اور نہ ان کی خفت ہوتی۔ لیکن افسوس کہ یہ بات ابھی تک نہ گاندھی جی کی سمجھ میں آئی ہے۔ اور نہ دوسرے کانگرسی سمجھے ہیں۔ ان لوگوں کی اسی بے راہ روی کی وجہ سے وزیر اعظم نے اپنی حالی کی تقریر میں اہل ہند سے کہا ہے کہ حکومت جو تیعاً کریگی۔ اس دستور اساسی کے ذریعہ آپ کو وہ درجہ نہ مل سکے گا۔ جو دوسری اقوام کو حاصل ہے۔

احمدیت پر اہلحدیث اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسلام

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم ۔ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم (حضرت مسیح موعود)

احمدیت کے متعلق اگر کوئی شخص معقولیت سے اور تحقیق حق کی غرض سے اعتراض کرے تو ہمارے لئے یہ بڑی خوشی اور مسرت کی بات ہے۔ اور انسانیت و شرافت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ مذہب کی سی قیمتی اور بیش بہا چیز کے متعلق انتہائی سنجیدگی اور پوری معقولیت کے ساتھ غور و خوض کیا جائے۔ اور اس بارے میں جھوٹ و فریب غلط بیانی اور غلط گوئی سے قطعاً کام نہ لیا جائے۔ لیکن افسوس کہ یہ بات بہت کم یاب ہے۔ اور عام طور پر وہ لوگ جو احمدیت کے خلاف کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ جھوٹ اور غلط بیانی کذب اور افترا پر اپنے اعتراضات کی بنیاد رکھتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں میں سے کوہاٹ کے ایک شخص ماسٹر نظام الدین صاحب بھی ہیں۔ جنہوں نے کچھ عرصہ سے احمدیت کے خلاف تگ و دو شروع کر رکھی ہے۔

عجیب و غریب اشتہار

چند دن ہوئے انہوں نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا ہے۔ کہ میر صاحب: مرزا صاحب کو میرے دلائل قاہرہ اور براہین ساطعہ کے مقابلہ میں مسلمان ثابت کر دے۔ اس کو ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا۔" آہ وہ مقدس انسان جس نے لاکھوں نام نہاد مسلمانوں کو عاشق اسلام بنا دیا۔ جس کے انفاس قدسیہ سے غیر مذاہب کے بیسیوں انسانوں نے اسلام قبول کیا۔ جس کی کسر صلیب کی قوت کو تسلیم کرتے ہوئے یورپ کے گوروں نے قرآن اور اسلام کے آگے سر جھکا دیا۔ جس کے خدام تمام اکناف عالم میں اشاعت اسلام کر رہے ہیں۔ جس کے غلاموں نے مخالفین اسلام کے دانت کھٹے کر دیئے آج ایک سکول کا ماسٹر کہتا ہے۔ وہ مسلمان ہی نہیں ہے

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

کھلا چیلنج

لیکن اگر کوئی ایسا شخص موجود ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خدام کے اسلامی کارنامے نظر نہیں آتے اگر کوئی اس قدر نابینا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کو جو زندگی۔ جو غلبہ اور جو شوکت حاصل ہوئی ہے اسے نہیں دیکھ سکتا حتیٰ کہ جہالت اور نادانی کے اتنے تاریک گڑھے میں گرا ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسلمان ہونا بھی اسے معلوم نہیں۔ اور وہ اس کے خلاف ثابت کرنے کا دعویٰ رکھتا ہے تو ہمارا چیلنج ہے۔ اور کھلا چیلنج ہے کہ اسلامی اصول کے ماتحت مسلمان کی تعریف کر دی جائے۔ پھر مسلمان کی جو تعریف قرآن و احادیث کی رو سے ثابت ہوگی۔ ہم یقیناً اس کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ صرف مسلم بلکہ موجودہ زمانہ کے اول المسلمین ثابت کر دیں گے۔ اگر ماسٹر نظام الدین یا ان کے کسی ہمنوا میں ہمت ہے۔ تو وہ اسلام کے رو سے مسلم کی تعریف پیش کریں۔ پھر اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسلمان ہونا دیکھ لیں۔ ورنہ زبانی تعلّی کوئی چیز نہیں۔ اور لوگوں کو مغالطہ دینے کے لئے جھوٹ کی آڑ میں اپنی کمزوری کو چھپانے کی کوشش کرنا کوئی بہادری نہیں۔

اگرچہ حقیقت شناس اصحاب کے لئے ہمارا یہ چیلنج ہی کافی ہے۔ مگر امید نہیں کہ کوئی اسے قبول کر کے سامنے آسکے اس لئے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد مختصر طور پر پیش کر دیتے ہیں *

وحدت باری تعالیٰ پر ایمان

ایک مومن کے لئے سب سے ضروری اور اصل الاصول عقیدہ یہ ہے۔ کہ وحدت باری تعالیٰ کا قائل ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ صرف اپنی ذات میں اس کے قائل تھے۔ بلکہ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :- " پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں۔ کہ وہ یقین کریں۔ کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے۔ جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا۔ نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے" کشتی نوح صفحہ

پھر فرماتے ہیں :-

" اسکی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے۔ جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جسکی کوئی بیوی نہیں۔ اور وہ وہی بے مثل ہے۔ جس کا کوئی ثانی نہیں۔ اور جسکی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں۔ اور جسکا کوئی ہمتا نہیں جس کا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں" (الوصیت صفحہ ۹)

پھر فرماتے ہیں :-

" کیا بدبخت وہ انسان ہے جسکو اب تک یہ پتہ نہیں۔ کہ اس کا ایک خدا ہے۔ جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اسکو دیکھا۔ اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو" (کشتی نوح)

رسالت محمدیہ کا اقرار

ایک مومن کے لئے دوسری بات یہ ضروری ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام کی رسالت پر ایمان لائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

" نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو۔ اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ" (کشتی نوح صفحہ ۱۳)

پھر فرماتے ہیں :-

" ایک عالم کا عالم مرا ہوا۔ اس کے آنے سے زندہ ہوا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء۔ امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج۔ جو ابتدائے دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو" (اتمام الحجۃ)

سرمہ چشم آریہ میں فرماتے ہیں :-

" انسان کامل جو سب کاملین سے اکمل اور مظہر اتم مراتب الوہیت اور حقیقی طور پر درجہ قرب سے ممتاز ہے۔ وہ درحقیقت تمام بنی آدم میں سے ایک ہی ہے۔ جو حضرت سیدنا و مولنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور باقی سب رسل و غیر رسل اس سے مرتبہ میں کم ہیں" صفحہ ۲۴۳

اسی طرح فرماتے ہیں :-

" جیسا کہ فطرت کی رو سے اس نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اعلیٰ اور ارفع مقام تھا۔ ایسا ہی خارجی طور پر بھی اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس کو عطا ہوا۔ اور اعلیٰ و ارفع مقام محبت کا ملا۔ یہ وہ مقام عالی ہے کہ میں اور مسیح دونوں اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے" (توضیح مرام صفحہ ۲۱)

براہین احمدیہ میں فرماتے ہیں :-

" حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرتؐ کے کمالات قدسیہ سے شریک و مساوی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں۔ چہ جائیکہ کسی اور کو" صفحہ ۲۴۳

پھر آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں :- کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل من کل من یاتی وخلا اولین والآخرین پر فضیلت تامہ رکھتے ہیں۔ صفحہ ۳۸۶

علاوہ ازیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کو جو عشق تھا۔ اس کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ آپ فرماتے ہیں

ندانم ہیچ نفسے در دو عالم کہ دارد شوکت و شان محمدؐ

جان و دلم فدائے جمال محمد است ✽ خاکم نثار کوچۂ آل محمد است
دیگر عزیز من نہ شناسم بجز نبی ✽ ز آنچہ گشتہ آں محمد است

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں پہ پردے
پھر کھولے جس نے جندرے وہ مجتبیٰ یہی ہے!

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے!

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ دوسرے انبیاء پر اپنے ایمان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ہمہ پیغمبراں را چاکرم ✽ ہمچو خاکے افتادہ بر درے

ملائکہ پر ایمان

ملائکہ پر ایمان رکھنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "میں ملائک کا منکر نہیں۔ بخدا میں اسی طرح ملائک کو مانتا ہوں جیسا کہ شرع میں مانا گیا۔" (آسمانی فیصلہ ص۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف نے جس طرح سے ملائک کا حال بیان کیا ہے وہ نہایت سیدھی اور قریب قیاس راہ ہے۔ اور بجز اس کے ماننے کے انسان کو کچھ بن نہیں پڑتا" (توضیح مرام ص۳۷)

کتب الٰہیہ پر ایمان

کتب الٰہیہ پر ایمان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔" (کشتی نوح ص۲۴)

"قرآن شریف اپنے معارف اور حکمتوں اور پر برکت تاثیرات اور بلاغتوں میں اس حد تک پہنچا ہوا ہے جس تک پہنچنے سے انسانی قوتیں عاجز ہیں۔ اور جس کا مقابلہ کوئی بشر نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی دوسری کتاب کر سکتی ہے" (سرمہ چشم آریہ ص۲۴۳)

کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

"آسمان کے نیچے نہ اس (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہم مرتبہ کوئی رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے" ص۱۳

حدیثوں کے متعلق تعلیم

اسی ذیل میں احادیث نبویہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

(تحفہ گولڑویہ ص۲۶)

بعث بعد الموت اور قضاء و قدر کا مسئلہ

بعث بعد الموت اور قضاء و قدر کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"بغیر اس کے کہ خدائے واحد لاشریک اور یوم آخرت پر ایمان لایا جائے نجات نہیں ہو سکتی۔" (حقیقۃ الوحی ص۱۶۹)

نیز فرماتے ہیں:۔ "قضاء و قدر حق ہے" (آثار مبارکہ ص۲)

یہ پیش کردہ حوالجات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسلام کا نہایت کافی ثبوت ہیں۔ مگر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند جامع بیانات بھی پیش کر دیئے جائیں۔ جو ایسے ہی معترضین کو مخاطب کر کے دیئے گئے ہیں۔ جنہوں نے آپ کے اسلام پر شک و شبہ کا اظہار کیا فرماتے ہیں۔

"آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والبعث بعد الموت واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ فاتقوا اللہ ولا تقولوا لست مسلماً واتقوا الملک الذی الیہ ترجعون (ازالہ اوہام ٹائٹل پیج)

یعنی میں خدا اور اس کے ملائکہ اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور بعث بعد الموت پر ایمان لاتا ہوں۔ اور گواہی دیتا ہوں۔ کہ بجز خدا کے اور کوئی لائق پرستش نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں پس اے لوگو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور یہ مت کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے اس خدا سے ڈرو جس کی طرف تم نے ایک دن جانا ہے پھر انہی لوگوں کو مد نظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں ✽ دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں ✽ خاک راہ احمد مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے ✽ جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اب تن خاکی رہا ✽ ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب ✽ کیوں نہیں لوگو تمہیں خوف عقاب

آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کے فضل سے میری یہ حالت ہے۔ کہ میں صرف اسلام کو سچا مذہب سمجھتا ہوں۔ اور دوسرے مذاہب کو باطل اور سراسر دروغ کا پتلا خیال کرتا ہوں۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ اسلام کے ماننے سے نور کے چشمے میرے اندر بہہ رہے ہیں۔ اور محض محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے وہ اعلیٰ مرتبہ مکالمہ الٰہیہ اور اجابت دعاؤں کا مجھے حاصل ہوا ہے۔ کہ جو بجز سچے نبی کے پیرو کے اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا ۔ ۔ ۔ اور مجھے دکھلایا۔ اور بتلایا گیا۔ اور سمجھایا گیا ہے۔ کہ دنیا میں فقط اسلام ہی حق ہے۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا۔ کہ یہ سب کچھ ببرکت پیروی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ملا ہے" (ص۲۷۵ و ۲۷۶)

ہمارا مذہب

پھر فرماتے ہیں "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے۔ یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے۔ کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز کسی انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔" (ازالہ اوہام جلد اول)

حضرت مسیح موعود کا بالکل سوز بیان

ایام الصلح میں فرماتے ہیں "جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ اور جس خدا کے کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اس کو پنجہ مار رہے ہیں۔ اور فاروق رضی اللہ عنہ کی طرح ہماری زبان پر حسبنا کتاب اللہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے۔ یا ایک ذرہ زیادہ کرے۔ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے۔ وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ بغرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں۔ کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے۔ وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا۔ کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں الا ان لعنۃ اللہ علی الکاذبین والمفترین" ص۸۶-۸۷

حق پسند اصحاب سے گزارش

تمام حق پسند اصحاب سے گزارش ہے۔ کہ وہ ان حوالجات پر غور کریں اور دیکھیں کہ کیا ان عقائد کی موجودگی میں کسی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تاریخ اسلام

حجۃ الوداع اور خطبات نبوی

حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اہم خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور جس میں شریعت اسلامی کے عام اصول کا اعلان کیا۔ اس کے بعض حصے گزشتہ پرچہ میں درج کئے جا چکے ہیں۔ یہ خطبہ اپنی جامعیت اور وسعت کے لحاظ سے شریعت اسلامی میں ایک خاص حیثیت رکھتا ہے اس لئے اس کے متعلق کچھ اور ذکر کیا جاتا ہے

گمراہی سے بچنے کا طریق

سابقہ امتوں کی گمراہی اور تنزل کے اسباب پر چونکہ شارع اسلام علیہ التحیۃ والسلام کی روحانی بصیرت سے مخفی نہ تھے۔ اس لئے آپ نے اپنی امت کے لئے نہایت ہی مختصر مگر جامع الفاظ میں اس موقعہ پر ایک ایسی نصیحت فرمائی۔ اور انہیں ایسا محفوظ راستہ بتایا جو انہیں ہر قسم کی تباہی و تنزل سے بچانے والا تھا۔ آپ نے فرمایا وانی قد ترکت فیکم مالن تضلوا بعدہ ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ۔ یعنی میں تم میں کتاب اللہ چھوڑے جاتا ہوں اگر تم نے اسے مضبوط پکڑ لیا۔ تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ مگر افسوس قرآن کریم جیسی نعمت دیئے اور اس قدر واضح طور پر گمراہی سے بچنے کا علاج بتائے جانے کے باوجود مسلمان اپنی بدقسمتی کے باعث اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

مختلف رسوم کی اصلاح اور ضروری نصائح

اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ ان اللہ عزوجل قد اعطیٰ کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث۔ یعنی ورثاء کا حق خدا تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے۔ اب کسی خاص وارث کے لئے وصیت کی اجازت نہیں۔ زناکاری کی سزا کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ الولد للفراش وللعاھر الحجر وحسابھم علی اللہ۔ یعنی لڑکا اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا۔ اور زناکار کو سنگسار کیا جائے پھر فرمایا۔ من ادعیٰ الیٰ غیر ابیہ او تولیٰ الیٰ غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ۔ جو لڑکا اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کے نسب سے ہونیکا دعویٰ کرے۔ اور جو غلام اپنے مولا کے سوا کسی اور کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے۔ اس پر خدا کی لعنت ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ سب بری رسوم اہل عرب میں تھیں جنکو مٹانے کے لئے آپ نے یہ تلقین فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا۔ الا لا یحل لامرءۃ ان تعطی من مال زوجھا شیئاً الا باذنہ الدین مقضی والعاریۃ مؤداۃ والمنحۃ مردودۃ والزعیم غارم۔ عورت کو اپنے شوہر کے مال میں سے اسکی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ دینا جائز نہیں۔ قرض ادا کیا جائے۔ ہر چیز مستعار لی ہو۔ اسے واپس کیا جائے عطیہ لوٹایا جائے۔ اور ضامن تاوان ادا کرنے کا ذمہ وار ہے

تکمیل تبلیغ

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا۔ انتم مسئولون عنی فما انتم قائلون۔ یعنی قیامت کے دن خدا تعالیٰ تم لوگوں سے میری بابت سوال کریگا۔ اس وقت تم کیا جواب دو گے اس پر صحابہ کرام نے یکزبان ہو کر عرض کیا۔ ہم کہیں گے۔ کہ آپ نے خدا تعالیٰ کا کلام ہم کو کما حقہ پہنچا دیا۔ اور اپنا فرض پوری طرح ادا کیا۔ یہ جواب سن کر آپ نے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی۔ اور تین بار فرمایا۔ اللھم اشھد۔ یعنی اے خدا تو گواہ رہ

مزدلفہ میں قیام

خطبہ سے فارغ ہو کر آپ نے حضرت بلال کو اذان کہنے کا حکم دیا۔ اور ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں پھر ناقہ پر سوار ہو کر موقف تشریف لائے۔ اور وہاں کھڑے ہو کر بہت دیر تک دعا فرماتے رہے۔ عین غروب آفتاب کے وقت آپ نے وہاں سے کوچ کا حکم دیا۔ لوگوں کے ہجوم کے باعث ایک بے چینی اور شور وغوغا بپا ہوا تھا۔ آپ کبھی اپنے دہنے ہاتھ سے اور کبھی کوڑے سے اشارہ کرتے جاتے۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرماتے تھے۔ السکینۃ یا ایھا الناس۔ السکینۃ یا ایھا الناس۔ یعنی اے لوگو سکون کے ساتھ چلو۔ تھوڑے ہی عرصہ میں یہ مقدس قافلہ مزدلفہ کے مقام پر پہنچ گیا۔ جہاں آپ شب باش ہوئے کفار سورج کے طلوع ہونے کے بعد مزدلفہ سے روانہ ہوتے تھے۔ اس رسم کو مٹانے کے لئے آپ نے طلوع آفتاب سے قبل یہاں سے کوچ کیا بعض محدثین نے لکھا ہے۔ کہ اس رات نماز عشاء کے بعد جو آپ لیٹے تو صبح کی نماز سے قبل نہیں اٹھے۔ گویا تہجد ادا نہ فرمائی۔ اور یہی وہ رات ہے جس میں آپ نے تہجد نہیں پڑھی۔ گویا تہجد پڑھنے کے متعلق بھی آپ کا اس قدر اہتمام تھا۔

مناسک حج کی تعلیم

اس موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو حج کے متعلق ان کے سوالات کے جواب بھی دیتے۔ اور مناسک حج بھی تعلیم کرتے وادی محسر کے رستہ آپ جمرہ آئے۔ اور کنکریاں پھینکیں اس کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا۔ ایاکم والغلو فی الدین یعنی مذہب کے بارہ میں مبالغہ اور غلو سے بچو۔ کیونکہ اسی سے پہلی امتیں تباہ ہوئی ہیں۔ یہاں آپ نے اپنی ...

اشہر حرم کی تعیین

اگرچہ اشہر حرم پہلے سے مقرر تھے۔ اور عرب کی تمام اقوام ان کا احترام کرتی تھیں۔ ان میں جنگ اور خونریزی ممنوع سمجھی جاتی لیکن پھر بھی وہ لوگ اپنے مفید مطلب ان میں تغیر کر لیتے تھے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ ایام حج کی تعیین سنت ابراہیمی کے مطابق کر دی جاتی اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ السنۃ اثنا عشر شھراً منھا اربعۃ حرم ثلاثۃ متوالیات ذوالقعدۃ وذوالحجۃ والمحرم ورجب شھر مضر الذی بین جمادی وشعبان یعنی سال کے

بارہ مہینوں میں سے چار قابل احترام ہیں۔ ذوقعدہ۔ ذوالحجہ۔ محرم اور رجب۔

جانی و مالی حفاظت کی تاکید

اگرچہ مذکورہ بالا خطبہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جان و مال اور عزت و آبرو کے متعلق تاکیدی طور پر ارشاد فرما چکے تھے لیکن اہل عرب کی جنگجو فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے اسکو مکرر اسکی تاکید فرمائی۔ اور باہم اتحاد و اتفاق کی اہمیت کے پیش نظر دوبارہ فرمایا۔ الا لا ترجعوا بعدی ضلالاً یضرب بعضکم رقاب بعض وستلقون ربکم فیسئلکم عن اعمالکم تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا۔ کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔ یاد رکھو۔ ایک دن تمہیں خدا کے حضور پیش ہو کر اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی پڑیگی۔

ہر فرد اپنے فعل کا ذمہ وار ہے

عرب میں اس وقت ایک نہایت ہی قبیح رسم یہ تھی۔ کہ قاتل کے خاندان کا ہر فرد مجرم سمجھا جاتا تھا۔ اور لبسا اوقات باپ کے جرم کی بیٹے کو اور بیٹے کے جرم کی باپ کو سزا دیدی جاتی تھی۔ اور اگرچہ قرآن کریم نے لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ کہکر اس کا انسداد کر دیا تھا۔ تاہم مزید وضاحت کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسکی ممانعت ضروری سمجھی۔ اور صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ الا لا یجنی جان الا علیٰ نفسہ الا لا یجنی جان علیٰ ولدہ ولا مولود علیٰ والدہ یعنی جو شخص جرم کرتا ہے وہی اس کا ذمہ وار ہے۔ باپ بیٹے کے جرم کا اور بیٹا باپ کے لئے مجرم نہیں گردانا جا سکتا۔

اطاعت امیر کا حکم

افسر مجاز کے احکام کی تعمیل اور اطاعت امیر چونکہ قومی ترقی کی روح ہے اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تاکید کرتے ہوئے فرمایا ان امر علیکم عبد مجدع اسود یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا یعنی اگر کوئی حبشی غلام بھی تمہارا امیر بنا دیا جائے اور وہ تمہیں کتاب اللہ کے مطابق چلائے۔ تو اس کی اطاعت کرو ان الفاظ میں آنحضرت صلعم نے قومی ترقی کا ایک بیش قیمت اصول سکھایا ہے لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اس سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔

احکام شریعت کی پابندی

سب کے آخر میں آپ نے فرمایا۔ اعبدوا ربکم وصلوا خمسکم وصوموا شھرکم واطیعوا امرکم تدخلوا جنۃ ربکم یعنی عبادت الٰہی کرو۔ پانچوں وقت کی نماز پڑھو۔ رمضان کے روزے رکھو اور میرے احکام کی اطاعت کرو تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ یہ فرما کر آپ نے پھر مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا الا ھل بلغت۔ کیا میں نے پیغام خداوندی سنا دیا ہے اس کا اعتراف کیا گیا اس پر آپ نے فرمایا۔ اللھم اشھد اے خدا تو گواہ رہ۔ پھر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ فلیبلغ الشاھد الغائب یعنی حاضر لوگ ان لوگوں کو جو یہاں موجود نہیں یہ باتیں پہنچا دیں۔

مدینہ کی طرف واپسی

۱۲ ذوالحجہ تک آپ نے منیٰ میں ہی قیام فرمایا۔ ہر روز زوال کے بعد آپ رمی جمار یعنی کنکریاں پھینکنے کے لئے تشریف لیجاتے ۱۲ کو آپ نے اسی

تحقیق الادیان

یسوع مسیح میں صفات الٰہیہ کا فقدان

الوہیت مسیح کا مسئلہ ایسا بودا اور بے دلیل ہے کہ اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ تاہم عیسائی صاحبان کی طرف سے چونکہ اس پر بڑا زور دیا جاتا ہے۔ اور وہ اس عقیدہ کو اپنے لئے مدار نجات سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کے غور و فکر کے لئے چند باتیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔ اور وہ بھی بائیبل ہی کے حوالوں سے۔ یعنی بائیبل میں جو صفات خدا کی بیان کی گئی ہیں۔ انہیں مد نظر رکھ کر دیکھا جائے۔ تو بھی الوہیت مسیح کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہتی۔

حیّ و قیوم

"دانی ایل" جو عہد نامہ قدیم کا ایک حصہ ہے اس میں خدا کی ایک یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ

"وہی زندہ خدا ہے۔ اور ہمیشہ قائم ہے۔ اور اس کی سلطنت لازوال ہے۔ اور اس کی مملکت آخر تک رہے گی" (دانی ایل ۶/۲۶)

"یرمیاہ" میں لکھا ہے

"تم نے زندہ خدا رب الافواج ہمارے خدا کی باتوں کو بگاڑ ڈالا ہے" (۲۳/۳۶)

پھر لکھا ہے۔

"وہ زندہ خدا اور ابدی بادشاہ ہے اس کے قہر سے زمین تھرتھراتی اور قومیں اس کی جھلاہٹ کو برداشت نہیں کر سکتی ہیں" یرمیاہ ۱۰/۱۰

زبور میں بھی آتا ہے۔

"خداوند ہی زندہ ہے میری چٹان مبارک ہے" ۱۸/۴۶

ان حوالہ جات میں خدا کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور اس کی مملکت کو زوال نہیں۔ قرآن مجید نے بھی خدا تعالیٰ کو الحی بتایا ہے۔ اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا یہ صفت یسوع مسیح میں پائی جاتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس ثابت ہے۔ چنانچہ مرقس کی انجیل میں یسوع مسیح کے متعلق لکھا ہے۔

"اپنے شاگردوں کو تعلیم دیتا اور ان سے کہتا تھا کہ ابن آدم آدمیوں کے ہاتھ حوالے کیا جائیگا۔ اور وہ اسے قتل کریں گے" ۹/۳۱

پھر یوحنا کی انجیل میں لکھا ہے۔

جب یسوع نے جان لیا کہ اب سب باتیں تمام ہوئیں تاکہ نوشتہ پورا ہو۔ تو کہا۔ کہ میں پیاسا ہوں۔ وہاں ایک سرکے سے بھرا ہوا برتن رکھا تھا۔ پس انہوں نے سرکے سے بھرے ہوئے اسفنج کو زوفے کی شاخ پر رکھ کر اس کے منہ سے لگایا پس جب یسوع نے وہ سرکہ پیا۔ تو کہا کہ تمام ہوا۔ اور سر جھکا کر جان دیدی" ۱۹/۲۸

پہلے حوالہ سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ یسوع مسیح کو اس امر کا یقین تھا۔ کہ وہ قتل کئے جائیں گے۔ وہاں دوسرے حوالہ سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے بالفاظ انجیل جان بھی دیدی۔ ہمیں اس سے بحث نہیں کہ یہ بیان کردہ واقعات درست ہیں یا غلط لیکن اس سے یہ تو معلوم ہو گیا۔ کہ از روئے انجیل یسوع مسیح پر موت طاری ہو گئی۔ جو شان الوہیت کے منافی ہے۔ باوجود اس کے ان کو الوہیت کا درجہ دینا حد درجہ کی کوتہ فہمی ہے۔

تمام طاقتوں کا سرچشمہ

اللہ تعالیٰ کی ایک اور صفت بائیبل میں بھی بیان کی گئی ہے کہ

"خداوند جو قوی اور قادر ہے خداوند جو جنگ میں زور آور ہے" (زبور ۲۴/۸)

"میں صبح کو پکار کے تیری رحمت کے گیت گاؤنگا کہ تو میرا محکم قلعہ ہے اور مصیبت کے دن میری پناہ گاہ" (زبور ۵۹/۱۷)

"خداوند بزرگ اور نہایت محمود ہے وہ سارے معبودوں سے زیادہ مہیب ہے کہ قوموں کے سارے معبود ہیچ ہیں" (تواریخ ۱۶/۲۵)

لیکن یسوع مسیح میں یہ صفت بھی نظر نہیں آتی۔ کیونکہ اناجیل شاہد ہیں کہ جب ان کو صلیب پر لٹکایا گیا تو سر راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اس کو لعن طعن کرتے اور کہتے تھے۔ اے مقدس کے ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے۔ اپنے تئیں بچا۔ اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اتر آ۔ اسی طرح سردار کاہن بھی فقیہوں اور بزرگوں کے ساتھ مل کر ٹھٹھے سے کہتے تھے۔ اس نے اوروں کو بچایا اپنے تئیں نہیں بچا سکتا یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے۔ اب صلیب پر سے اتر آئے تو ہم اس پر ایمان لائیں" متی ۲۷/۳۹

پھر لکھا ہے۔

"ہاں وہ کمزوری کے سبب سے صلیب دیا گیا" (۲ کرنتھیوں ۱۳/۴)

گویا قدرت اور جلال جو صفات الوہیت میں سے ایک عظیم الشان صفت ہے یہ بھی یسوع مسیح میں نہیں پائی جاتی تھی بلکہ اس قدر کمزوری تھی کہ دشمنوں نے پکڑ کر صلیب پر لٹکا دیا۔

قدوسیت

خدا تعالیٰ کی ایک اور صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ

"خداوند کی شکر گزاری کرو کہ وہ نیک ہے اور اس کی رحمت ابد تک ہے" زبور ۱۱۸/۱

"تم خداوند ہمارے خدا کو بزرگ جانو اور اس کے پاؤں کی کرسی کے پاس سجدہ کرو وہ قدوس ہے" ۹۹/۵

لیکن یسوع مسیح خود اپنے متعلق فرماتے ہیں۔

"تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا" مرقس ۱۰/۱۸

علاوہ ازیں اگر تفصیلی طور پر انجیل سے یسوع مسیح کے واقعات زندگی دیکھے جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ قدوسیت سے بجائے مرتکب معاصی تھے ایسی حالت میں ان کو الوہیت کا درجہ دینا کہاں کا انصاف ہے

نیند

ایک اور صفت خدا کی یہ بتائی گئی ہے کہ

"دیکھ وہ جو اسرائیل کا محافظ ہے ہرگز نہ اونگھیگا اور نہ سوئیگا" زبور ۱۲۱/۴

لیکن یسوع مسیح کے متعلق لکھا ہے

"جب وہ کشتی پر چڑھا تو اس کے شاگرد اس کے ساتھ ہو لئے اور دیکھو جھیل میں ایسا بڑا طوفان آیا کہ کشتی لہروں میں چھپ گئی۔ مگر وہ سوتا تھا۔ انہوں نے پاس آکر اسے جگایا اور کہا اے خداوند ہمیں بچا۔ ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں اس نے ان سے کہا اے کم اعتقادو ڈرتے کیوں ہو" متی ۸/۲۴

پھر لکھا ہے "تب بڑی آندھی چلی اور لہریں کشتی پر یہاں تک آئیں۔ کہ کشتی پانی سے بھری جاتی تھی۔ اور وہ خود پیچھے کی طرف گدی پر سوتا تھا۔ پس انہوں نے اسے جگا کر کہا۔ اے استاد کیا تجھے فکر نہیں ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں" مرقس ۴/۳۷

عالم الغیب ہونا

اللہ تعالیٰ کی ایک اور صفت یہ ہے کہ وہ عالم الغیب ہے چنانچہ بائیبل میں لکھا ہے

"ہاں تو ہی اکیلا سارے بنی آدم کے دلوں کو جانتا ہے" ۱۔ سلاطین ۸/۳۹ و ۲۔ تواریخ ۶/۳۰۔ لیکن یسوع مسیح کا اقرار ہے "اس دن اور اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ" متی ۲۴/۳۶۔ پھر لکھا ہے۔ "ان وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں" اعمال ۱/۷ ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ یسوع مسیح کو آئندہ کے متعلق کچھ علم نہ تھا۔

رزاق

اللہ تعالیٰ ایک صفت یہ ہے کہ "وہ ہر جاندار کو روزی دیتا ہے۔" زبور ۱۳۶/۲۵ لیکن یسوع مسیح بجائے دوسروں کو روزی دینے کے خود کھانے پینے کے محتاج تھے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ "اس نے ان سے کہا۔ کیا یہاں تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ انہوں نے اسے بھنی ہوئی مچھلی کا قتلہ دیا۔ اس نے لیکر ان کے روبرو کھایا" لوقا ۲۴/۴۱

دعائیں سننا

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور انہیں شرف قبولیت عطا فرماتا ہے۔ زبور میں لکھا ہے۔ "اے تو جو دعا کا سننے والا ہے۔ سارے بشر تجھ پاس آویں گے" ۶۵/۲

لیکن یسوع مسیح میں یہ صفت بھی نظر نہیں آتی۔ کیونکہ آپ خود مصیبت کے ایام میں دعائیں کرتے رہے ان حالات میں لوگوں کا یسوع مسیح میں الوہیت سمجھنا حد درجہ کی نافہمی نہیں تو اور کیا ہے۔

لاہور میں عیسائیوں سے کامیاب مناظرہ

پادری پال صاحب کو کھلی ہزیمت

لاہور میں عیسائی صاحبان نے اپنے تبلیغی ہفتہ کا اعلان کیا۔ اور اشتہار میں تمام جماعتوں کو بین السطور ایک چیلنج دیا۔ جس پر جماعت احمدیہ نے دہلی دروازہ چرچ کے ذمہ دار ارکان کے ساتھ تصفیہ شرائط کیا اور ۲ مارچ کی شام کو دہلی دروازہ کے عیسائی ہال میں "کفارہ" کے مضمون پر مناظرہ قرار پایا۔ عیسائی صاحبان کی طرف سے پادری ٹھاکر داس صاحب ایم۔ اے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے گجراتی مناظر تھے۔ ۱½ گھنٹہ کی بحث میں پادری ٹھاکر داس احمدی مناظر کے دس اعتراضات کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور اپنی کمزوری کا یہ کہہ کر اقرار کیا کہ آپ کے سوالوں کا جواب کل اسی وقت دیا جائیگا

دوسرے دن یعنی ۳ مارچ عیسائی صاحبان نے اپنے مایۂ ناز مناظر پادری سلطان محمد پال ایڈیٹر نور افشاں کو اپنی طرف سے پیش کیا۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔ اے ہی پیش ہوئے۔

احمدی مناظر نے اپنی پانچ منٹ کی تقریر میں کفارہ پر "گیارہ" اعتراض کئے۔ جن کا عیسائی مناظر آخیر تک کوئی جواب نہ دے سکا۔ اور ایسی زک اٹھائی کہ غالباً ان کو تمام عمر یاد رہیگی احمدی مناظر نے سوال کیا کہ انجیل میں لکھا ہے صرف کفارہ پر ایمان لانے والے ہی نجات پائیں گے (رومیوں ۳/۲۴)۔ اور ایمانداروں کی جو علامتیں یسوع مسیح نے بیان کی ہیں۔ وہ موجودہ عیسائیوں میں پائی نہیں جاتیں۔ مثلاً یسوع مسیح نے کہا تھا۔ کہ ایمان لانے والے سانپوں کو پکڑ لیں گے۔ تو وہ ان کو نہیں کاٹیں گے۔ زہر کھالیں گے تو ان پر اثر نہ کریگا۔ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے۔ تو وہ چنگے ہو جائیں گے۔ پہاڑ سے کہیں گے کہ یہاں سے ٹل جا تو ٹل جائیگا۔ جس طرح یسوع مسیح نے انجیر کے درخت کو سکھایا وہ بھی سکھالیں گے۔ اگر تم میں ایمان ہے تو یہ معجزات دکھاؤ۔ ورنہ ثابت ہوگا کہ تم میں آج تک ایک آدمی بھی نجات یافتہ نہیں ہؤا۔ یا یہ کہ کفارہ پر ایمان لانے سے کوئی شخص حقیقی طور پر ایماندار نہیں ہو سکتا۔ پادری سلطان محمد صاحب نے گھبرا کر کہا ان سب معجزات سے مراد ظاہری اور حقیقی معجزات نہیں بلکہ یہ سب استعارات اور محاورات ہیں۔ احمدی مناظر نے کہا اگر یہ سب استعارات اور محاورات ہیں تو کیوں یسوع مسیح کا۔ مُردوں اور بیماروں کو اچھا کرنا بھی استعارات اور محاورات کی مد میں داخل نہیں۔ یسوع مسیح نے تو انجیر کا درخت سوکھانے کے بعد کہا تھا "اگر ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو نہ صرف وہ کروگے جو انجیر کے درخت سے ہؤا بلکہ اگر اس پہاڑ سے بھی کہو گے کہ تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ تو یہ ہو جائیگا" (متی ۲۱/۲۲)

کیا آپ بھی انجیر کا درخت سوکھا سکتے ہیں جو پادری سلطان محمد صاحب کی حالت اس وقت قابل رحم تھی۔ وہ گھبراہٹ کا مجسم نمونہ بنے ہوئے تھے۔ بدحواسی کا یہ عالم تھا کہ ان کو سوائے یہ کہ کر اپنی جان چھڑانے کے اور کوئی چارہ نہ رہا کہ ہم نے مرزا غلام احمد قادیانی کے لگائے ہوئے درخت کو سکھا دیا ہے۔ یہی ہمارا معجزہ ہے انجیر کا درخت سوکھانے سے یہی مراد ہے۔ احمدی مناظر نے کہا کہ جو انجیر کا درخت یسوع مسیح نے سکھایا تھا۔ اس سے کیا مراد تھی جو کیا اصل انجیر کا درخت تھا۔ یا استعارۃً کوئی جماعت تھی جو پادری سلطان محمد صاحب نے کہا اس درخت سے مراد یہودیوں کا درخت تھا۔ گویا احمدی مناظر کی آہنی گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ عیسائی مناظر کو یسوع مسیح کے معجزات کو جسمانی صورت سے استعارہ میں تبدیل کرنے کے سوا اور کوئی راہ نظر نہ آئی۔ اور غالباً عیسائیت کی تاریخ میں یہ پہلا دن تھا جب عیسائی مناظر نے یسوع مسیح کے معجزات کو مجازی رنگ میں تسلیم کیا۔ تمام پبلک پادری صاحب کی اس بے بسی پر حیران تھی۔ یا تو یہ تعلّی کہ میں سوائے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اور کسی شخص سے مناظرہ ہی نہیں کروں گا اور یا یہ ذلت کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک ادنیٰ غلام کے سامنے پادری صاحب کی روح کانپ رہی تھی۔ عیسائی مناظر اس قدر حواس باختہ ہؤا۔ کہ عربی کے معمولی الفاظ بھی صحیح طور پر بول نہ سکتا تھا۔ "تحقیقہ" کو "حقیقہ" اور "اِسناد" کو "اَسناد" الف کی فتح کے ساتھ بولنے لگا۔ اور جب احمدی مناظر نے اس کی غلطی پر اسے متنبہ کیا تو غصہ میں آکر گالیاں دینے لگ گیا۔ "صحیح مسلم" کے حوالہ سے ایک حدیث بے سند پڑھ دی۔ اور باوجود احمدی مناظر کے بار بار چیلنج کے اس کی صحت ثابت نہ کرسکا۔

بالآخر جب کوئی بات بنتی نہ دیکھی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر اعتراضات شروع کر دیئے۔ اور غیر احمدی پبلک کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے متعلق ہرزہ درائی کرنے لگا۔ مگر احمدی مناظر نے اس پالیسی کو بھی کامیاب نہ ہونے دیا۔ اور عیسائی مناظر کو صاف طور پر بتا دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا مسئلہ ایک الگ اور مستقل بحث ہے۔ غیر احمدی بھائی آپ کے اس دھوکہ میں نہیں آسکتے۔ آپس کے جھگڑے ہم خود ختم کرلیں گے۔ آپ ہم میں حَکم نہ بنیں۔ احمدی مناظر نے بار بار اپنے گیارہ اعتراضات کے جوابات کے لئے عیسائی مناظر سے مطالبہ کیا۔ مگر پادری صاحب کی گھبراہٹ کا یہ عالم تھا۔ کہ ان کو کوئی معقول بات نہ سوجھتی تھی۔ کبھی "ترجیح بلا مرجح" کا نام لے دیتے تھے۔ اور کبھی روزہ توڑنے کے کفارہ کو بطور دلیل پیش کر دیتے۔ احمدی مناظر نے کہا۔ پادری صاحب! ہر عقلمند کے نزدیک کسی گناہ کی سزا اس گناہ کا کفارہ ہوتی ہے اور وہ سزا وہ گناہ کرنے والے کو ہی ملنی چاہیئے۔ مثلاً چور چوری کرے تو اس کو جو سزا دی جائے وہ اس کے چوری کرنے کے گناہ کا کفارہ ہوگی۔ یا قاتل کا پھانسی کے تختے پر لٹکنا اس کے اپنے گناہ کے لئے کفارہ ہوگا۔ مگر یہ کس قسم کا کفارہ ہے کہ گناہ تو ہم لوگوں نے کئے اور سزا یسوع مسیح کو جو (بقول آپ کے) مکمل خدا اور مکمل انسان تھا۔ دے دی گئی۔ جو قسم توڑتا ہے وہی اس کا کفارہ بھی ادا کرتا ہے۔ جو روزہ نہیں رکھتا یا رکھکر توڑتا ہے۔ وہی کفارہ ادا کیا کرتا ہے۔ جس کا خرچ ہوتا ہے۔ اسی کا چج ہوتا ہے۔ مگر آپ کے ہاں تو گنگا ہی الٹی بہتی ہے گناہ ہم کرتے ہیں۔ سزا اسے گناہ یسوع مسیح کو دی جاتی ہے۔ چوٹ زید کے سر میں آتی ہے۔ اور مرہم پٹی بکر کے چنگے بھلے سر پر کی جا رہی ہے۔ یہی کفارہ ہے جو خلاف عقل ہے اور اسی پر ہمارا اعتراض ہے۔

وہ نظارہ ناقابل فراموش ہے جب پادری صاحب نے اپنی آخری تقریر میں نہایت عاجز آکر احمدی مناظر صاحب سے کہدیا کہ میں آپ کے اعتراضات کا جواب نہیں دے سکا۔ کیونکہ وقت تھوڑا تھا۔ حالانکہ پبلک پر یہ بات اچھی طرح واضح ہو چکی تھی۔ کہ جواب نہ دے سکنے کا باعث کمی وقت نہیں بلکہ صحیح جواب کا نہ ہونا تھا۔ کیونکہ پادری صاحب بعض اوقات اپنا پورا وقت بھی نہ بولتے تھے اور پہلے ہی بیٹھ جاتے تھے۔ اور اکثر دوران تقریر میں غیر متعلق باتیں کرتے رہتے۔ مگر احمدی مناظر ان کی تمام باتوں کی اتنے ہی وقت میں مکمل تردید کے بعد اپنے اعتراضات کو بھی دوہراتا تھا۔ تمام پبلک جس میں غیر مسلم بھی شامل تھے احمدی مناظر کے دلائل سے حد درجہ متاثر ہوئی۔ اور بعض نے تو صاف طور پر کہہ دیا کہ عیسائی پادری بالکل لاجواب ہو گیا غیر احمدی پبلک اس قدر خوش تھی کہ بے اختیار نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتی تھی۔ مگر احمدی مناظر نے انہیں یہ کہ کر روک دیا۔ کہ ہم عیسائیوں کو کوئی راہ فرار دینا نہیں چاہتے۔ باوجود پادری سلطان محمد صاحب کی درشت کلامی کے ہماری طرف سے سنجیدگی اور متانت کے ساتھ معاملہ کیا گیا۔ اور خدا کے فضل و کرم سے مسیح محمدی کی جماعت کو فتح نمایاں اور روشن غلبہ نصیب ہؤا۔

(یکے از حاضرین)

تھکیالہ پونچھ کے مسلمانوں کی حالت زار

اخبار ملاپ کا سفید جھوٹ

یوں تو اخبار "ملاپ" مسلمانوں کے برخلاف ہمیشہ زہر اگلتا رہتا ہے لیکن اس متعصب اخبار نے اپنے ۱۲ فروری کے پرچہ میں بعنوان "پونچھ میں ایک ہندو دیوی نے اپنی عصمت بچانے کے لئے اپنی جان دیدی - مسلمانوں نے اس کے باپ کا گھر جلا دیا۔ اور اس کی ماں کو اٹھا لیگئے۔" جو ان سوز اور سفید جھوٹ شائع کیا ہے وہ اس کے الفاظ میں یہ ہے۔

"پونچھ موضع کلہوتہ تحصیل مینڈر کے ایک دردناک واقعہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس کے حالات یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ لالہ دیوان چند کی کنواری لڑکی کو جس کی عمر ۱۶، ۱۷ سال کی ہوگی۔ مسلمان اٹھا کر لے گئے۔ اور اس کی عصمت دری کرنیکی کوشش کی۔ یہ ہندو دیوی اپنی عصمت بچانے کے لئے جان قربان کر دینا چاہتی تھی۔ چنانچہ اس نے ان بدمعاش مسلمانوں سے کہا۔ کہ میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں۔ جہاں کہتے ہو چلتی ہوں۔ سوقت وہ کچھ نہ کہیں مسلمان اسکو لیکر چل پڑے۔ جب ایک میل دور نکل گئے۔ تو لڑکی نے موقعہ پاکر ایک اونچے ٹیلے سے چھلانگ لگادی۔ اور اپنی عصمت کو بچانے کے لئے جان دیدی۔ اس دیوی کی بہادری نے رت پاک کی یاد تازہ کر دی ہے۔ مسلمان دیوان چند کی استری کو بھی اٹھا کر لے گئے۔ اور دیوان چند کو درخت کے ساتھ باندھ کر اس کا مکان نذر آتش کر دیا۔"

قبل اس کے کہ اس سراسر دروغ بیانی کا پردہ فاش کیا جائے یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ دیوان چند فارسٹ گارڈ ہے اور اس کا چھوٹا بھائی پریم چند فارسٹ انجنیئر ہے۔ دیوان چند نو روپیہ ماہانہ تنخواہ کا ملازم ہے لیکن موضع کلہوتہ میں اس نے کافی اراضی خرید کر رکھی ہے۔ وہ ایک مسلمان کے ہاں معہ کنبہ مقیم تھا۔ اس کی بیٹری نے پہاڑی سے گر کر جان نہیں دی۔ بلکہ زندہ اور خوش و خرم ہے۔ اسکی دھرم پتنی بھی بقید حیات اپنے دھرما تما پتی کے پاس موجود ہے۔ ملاپ کے بیہودہ اور متعصب نامہ نگار نے صریح جھوٹ بولکر فتنہ پردازی کی ہے۔ دیوان چند کا مکان کسی نے نہیں جلایا۔ کیونکہ مکان اس نے کوئی تعمیر ہی نہیں کیا۔ تاہم اگر وہ استغاثہ کر دے۔ تو کوئی عجب نہیں اگر اسے معاوضہ مل جائے۔ اس کو کسی نے درخت سے نہیں باندھا غرض اس مضمون میں رتی بھر بھی صداقت نہیں لیکن متذکرہ بالا غلط اور بے بنیاد مضمون کی بنا پر شریمت بھائی پرمانند جی۔ ایم۔ ایل

اے نے دہلی میں ہندوؤں کے ایک کثیر مجمع میں بے حد اشتعال انگیز تقریر کی جس کا ذکر ملاپ ۱۷ فروری میں موجود ہے۔

افسوس ایسی بے سروپا خبریں "ملاپ" کھلے بندوں شائع کر کے ریاست کے امن کو برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ریاست اس کی غلط بیانیوں کی تردید تک کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ تفتیش شروع ہے علاقہ تھکیالہ پڑاوہ میں فوجی تلنگوں نے جو مظالم توڑے - وہ بیان کرنے سے دل و جگر پر چرکے لگتے ہیں۔ اور تہذیب اجازت نہیں دیتی۔ کئی مسلمان گھرانے تباہ و برباد ہوگئے ہیں۔ اور کئی خاندان بے خانماں ہو کر پنجاب چلے گئے ہیں۔ بعض ہندو جو تہی دست اور محتاج تھے۔ انہوں نے اپنے خالی مکان جلا دیئے۔ اور ہزاروں روپیہ کا نقصان بتلا کر پچاس گنا معاوضہ الگ لے رہے ہیں اور آتش زدگی کے جرائم میں بے گناہ مسلمانوں کو دھڑا دھڑ سزائیں دلا رہے ہیں گویا ایک تیر سے دو شکار کرتے ہیں۔ تھکیالہ کے غریب لوگوں کے پاس جو غلہ تھا۔ وہ ملازموں نے ختم کر دیا ہے۔ گھاس بھی ختم ہے۔ بعض نے ہجرت کر کے علاقہ انگریزی میں چلے گئے ہیں۔ اور جو لوگ گھروں میں موجود ہیں۔ وہ نان شبینہ کے لئے بھی محتاج نہیں بلکہ قوت لایموت سے بھی تہی دست ہیں۔ ہندو اب کسی مکان کی لاگت ہزار روپیہ سے کم نہیں بتلاتے بعض کی قیمت بیس، بیس، پچیس پچیس ہزار روپیہ بیان کی جاتی ہے۔ گویا یہ مکان دہلی میں تھے۔ حالانکہ غریب مسلمانوں نے ہی انہیں سوقت یہ مکان بدوں اجرت تعمیر کر دیئے تھے اور دیواریں اب بھی جوں کی توں موجود ہیں۔ پھر نہ معلوم ان کی چھتیں صندل یا آبنوس کی تھیں۔ جنکی ہزاروں تک قیمت لگائی گئی ہے۔

(ایک دردمند سیاح از تھکیالہ)

مسلم کانفرنس میں مسلمانان کشمیر

(کے)

مطالبات کی پرزور حمایت

۲۲ مارچ کو آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اجلاس میں تحریک کشمیر کے متعلق حسب ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور کی گئیں

کشمیر میں مسلمانوں کی حق تلفی

(۱) اس کانفرنس کی رائے میں دستور اساسی کے مسئلہ کے متعلق جو گلینسی کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ اس کی ہیئت ترکیبی مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول ہے۔ کیونکہ مسلمانان کشمیر کو ان کی آبادی کے تناسب کے مطابق کمیشن مذکور میں نیابت نہیں عطا کی گئی۔ اور اکثر مسلم ارکان جو نامزد کئے گئے تھے۔ اس کام کی اہلیت نہیں رکھتے۔ یہ کانفرنس حکومت کشمیر کے اس فعل کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ کہ غیر مسلموں کے نامزد ارکان اقوام متعلقہ کے ساتھ مشورہ کرنے کے بعد مقرر کئے گئے ہیں لیکن مسلم ارکان مسلم قوم سے کسی قسم کا مشورہ کئے بغیر خود بخود نامزد کئے گئے ہیں۔ کانفرنس حکومت سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ کمیشن میں اپنے نمائندے نامزد کرنے کے لئے مسلمانوں سے درخواست کی جائے۔

(۲) اس کانفرنس کی حتمی رائے ہے۔ کہ جب تک شیخ محمد عبداللہ اور قاضی گوہر رحمٰن جو مسلمانان کشمیر کے مستند اور مسلمہ رہنما ہیں فی الفور رہا نہیں کئے جاتے۔ تاکہ وہ کمیشن کے سامنے مسلمانوں کا معاملہ مناسب طور پر مرتب کرنے کے قابل ہو سکیں گلینسی کمیشن کا مرتب کردہ مسودہ دستور اساسی مسلمانوں کے لئے تسلی بخش نہیں ہوگا۔

(۳) یہ کانفرنس ان بدعنوانیوں اور بدسلوکیوں کے خلاف احتجاج کرتی ہے۔ جو ریاستی جیلخانوں میں مسلمان سیاسی قیدیوں کے ساتھ روا رکھی جاتی ہیں اس کی فیصلہ کن رائے ہے۔ کہ جب تک تمام اشخاص جو عدم تشدد کی سرگرمیوں کی وجہ سے محبوس کئے گئے ہیں رہا نہیں کئے جاتے ریاست میں امن قائم ہونا ناممکن ہے۔

(۴) اس کانفرنس کو یہ معلوم کر کے رنج و افسوس ہوا۔ کہ ہندواڑہ اور دیگر مقامات میں مسلمانوں کے قابل احترام مذہبی رہنماؤں کی گورنر شہر کے حکم سے برسر عام بے حرمتی اور تذلیل کی گئی۔ اس کی رائے ہے کہ گورنر مذکور کو فوراً علیحدہ کیا جائے۔ نیز دوسرے عہدیداران متعلقہ کے طرز عمل کی تحقیقات بجائی ان کے لئے ضروری ہے۔

(۵) یہ کانفرنس شیخ عبدالقیوم کے ہوم ممبر کشمیر مقرر کئے جانے کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ کیونکہ مسلمان کشمیر کا اسے کبھی اعتماد حاصل نہیں ہوا۔ اس کانفرنس کی رائے ہے۔ کہ کابینہ وزارت میں کم از کم دو ایسے مسلمان مقرر کئے جائیں ۴۴

۴۴ جنہیں مسلمانوں کا اعتماد حاصل ہو۔

(۶) یہ کانفرنس بعض مسلمان وکلا کے اخراج کے خلاف احتجاج کرتی ہے۔ جو سیاسی مقدمات میں صفائی کی طرف سے پیروی کر رہے تھے۔ نیز صفائی پیش کرنے کے لئے ریاست سے باہر کے مسلم وکلاء کو داخلہ کی اجازت نہ دینے کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ حکام ریاست کے اس رویہ سے یہ خیال پیدا ہونے کے وجوہ موجود ہیں کہ ریاست سیاسی مقدمات کی پیروی کرانا نہیں چاہتی۔ اور عدم تعاون کی سپرٹ کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ لہٰذا یہ کانفرنس حکام ریاست سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ ملزموں کی مدافعت کے لئے تمام وکلاء کو پیش ہونے کی اجازت دی جائے۔

(۷) نیز اس کانفرنس کی رائے ہے۔ کہ بیرونی وکلاء سے ہر مقدمہ کے لئے بیس روپیہ فیس لینا اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ ملزموں کو مناسب پیروی سے محروم رکھا جائے۔ اور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ موجودہ حالات میں اس فیس کی وصولی بند کر دی جاوے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اطلاع

یکم اپریل ۱۹۳۲ء سے ریلوے کے ٹائم ٹیبل میں جو گذشتہ یکم مارچ سے جاری کیا گیا تھا۔ حسب ذیل تبدیلیاں عمل میں لائی جائینگی

سماسٹہ۔ بغداد۔ فورٹ عباس بہاول نگر

سماسٹہ اور بہاول نگر کے درمیان ۲۷۴ اپ اور ۲۸۴ ڈاؤن گاڑیوں کا نقشہ اوقات حسب ذیل ہوگا۔

۲۸۴ ڈاؤن		۲۷۴ اپ
روانگی ۴۰-۱۰	سماسٹہ	آمد ۵۴-۲۱
آمد ۰۰-۱۶ / روانگی ۲۸-۱۶	فورٹ عباس	روانگی ۲۵-۱۴ / آمد
آمد ۳۰-۲۰	بہاول نگر	روانگی ۴۵-۱۱
روانگی ۴۵-۲۰	(میکلوڈگنج روڈ)	

۲۸۴ ڈاؤن بہاول نگر سے سوموار اور بدھ وار۔ اور جمعہ کے دن روانہ ہوا کریگی اور ۲۷۴ اپ بہاول نگر سماسٹہ کے درمیان منگل وار جمعرات اور ہفتہ کے دن روانہ ہوا کریگی۔ ہفتہ کے باقی دنوں میں یہ گاڑیاں صرف بہاول نگر اور فورٹ عباس کے درمیان چلا کریں گی۔

بہاول نگر۔ میکلوڈگنج روڈ

۲۵۴ اپ ٹرین جو میکلوڈگنج ۲۰ بجکر ۵۵ منٹ پر پہنچتی ہے وہ اب بہاول نگر تک بھی جایا کرے گی۔ اور میکلوڈگنج سے ۲۱ بجکر ۱۴ منٹ پر روانہ ہوا کرے گی۔

۲۲۸ ڈاؤن جو ۲۰ بجکر ۳۰ منٹ پر فورٹ عباس سے بہاول نگر پہنچتی ہے۔ آیندہ میکلوڈگنج تک اس کی توسیع کردی جائیگی یہ گاڑی ۲۰ بجکر ۴۱ منٹ پر میکلوڈگنج روڈ پہنچا کریگی۔

درگئی۔ مردان۔ نوشہرہ

اس لائن پر گاڑیوں کے اوقات آیندہ حسب ذیل ہونگی۔

۲۱۱ نمبر ۲۱۳ ۲۱۵ ۲۱۲ ۲۱۴ ۲۱۶

۱۰ - ۱۲ آمد - درگئی - روانگی ۴۰ - ۱۲

۴۳ - ۱۰ روانگی مردان آمد ۱۰ - ۱۲

۴۰ - ۱۴ - ۲۹ - ۱ - ۱۸ - ۶ آمد روانگی ۴۰ - ۱۷ - ۱۷ - ۱۴ - ۲۳ - ۲

۴۶ - ۱۵ - ۱۷ - ۹ - ۲۷ - ۵ روانگی نوشہرہ آمد ۴۵ - ۱۸ - ۱۱ - ۱۵ - ۱۸ - ۷

۱ - ۹ آمد - روانگی ۴۳ - ۷

نوشہرہ۔ پشاور چھاؤنی۔ (پشاور چھاؤنی)

۲۱۱ اپ اور ۲۱۲ ڈاؤن گاڑیاں جو نوشہرہ اور پشاور چھاؤنی کے درمیان چلتی ہیں۔ وہ بند کردی جائینگی۔ اور ۲۵۳ اپ اور ۲۵۴ ڈاؤن گاڑیوں کے اوقات مندرجہ ذیل طریق پر ہونگے۔

۲۵۳ اپ — ۲۵۴ ڈاؤن

۲۲-۹ آمد پشاور چھاؤنی روانگی ۱۸-۷

۴۳-۷ روانگی نوشہرہ آمد ۱۰-۹

۲۸-۷ آمد روانگی ۳۷-۹

مردان درگئی تک

جالندھر شہر۔ نکودر

۳۸۲ ڈاؤن مسافر گاڑی کا نقشہ اوقات بطریق ذیل ہوگا۔

۳۸۲ ڈاؤن

جالندھر شہر روانگی ۴۷-۱۴

نکودر آمد ۴۰-۱۷

لاہور۔ امرتسر

۱۳۱ اپ ٹرین جو امرتسر اور لاہور کے درمیان چلتی ہے۔ آیندہ وہ چھہرٹہ۔ خاصہ۔ جلو۔ کے اسٹیشنوں پر بھی ٹھیرا کریگی۔ اور اس کے اوقات حسب ذیل ہوں گی۔

۱۳۱ اپ

۲۵-۸ روانگی امرتسر

۴۰-۹ آمد لاہور

درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے متعلق اگر معلوم کرنا ہو تو متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کیا جاوے۔

ان مسافروں کے آرام کے لئے جو پٹھانکوٹ اور لاہور کے درمیان پورا سفر کریں۔ ایک بوگی کمپوزٹ فرسٹ کلاس اور سیکنڈ کلاس اور ایک بوگی کمپوزٹ انٹر اور تھرڈ کلاس مندرجہ ذیل ٹرینوں میں لگائی جائیں گی۔

پٹھانکوٹ سے لاہور

پٹھانکوٹ۔ روانگی۔ ۵-۱۸ ۔ ۱۹ ۳۱ اپ

امرتسر۔ آمد۔ ۴۳-۲۰

روانگی ۳-۱۰-۲۱ ۳۳ اپ

لاہور۔ آمد۔ ۳۰-۲۲

لاہور سے پٹھانکوٹ

فرسٹ سروس — سیکنڈ سروس

لاہور۔ روانگی۔ ۳۵-۲۲ ۸۲ ڈاؤن — ۶-۴۳ ڈاؤن

امرتسر۔ آمد۔ ۵۹-۲۳ — ۸-۴۸ ۷ ڈاؤن

روانگی ۵۰-۰ ۳۲ ڈاؤن — ۴۵-۷ ۳۲۴ ڈاؤن

پٹھانکوٹ آمد ۱۰-۴ — ۷-۱۱

اگر پٹھانکوٹ اور لاہور کے درمیان پورا سفر کرنے والے مسافروں کی تعداد میں اضافہ ہوگیا۔ تو ضرورت کے مطابق زائد تھرڈ گاڑیاں چلیں گی۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس لاہور مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۳۲ء — چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

۲۲ مارچ کو مسلم کانفرنس کے اجلاس میں گول میز کانفرنس کی دستوری کمیٹیوں سے عدم تعاون کی جو قرارداد پیش ہوئی تھی ۲۳ کو بھی اس پر بحث جاری ہوئی اور آخر فیصلہ کیا گیا۔ کہ اگرچہ حکومت کی تغافل کیشی کے پیش نظر اب تعاون ممکن نہیں رہا۔ لیکن حکومت برطانیہ نے چونکہ غیر ضروری تاخیر کے بغیر اب فیصلہ صادر کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس لئے اواخر جون تک اور انتظار کر لیا جائے۔ اگر کوئی اعلان اس بارہ میں حکومت کی طرف سے اس وقت تک نہ ہو۔ تو ۳ جولائی کو ایگزیکٹو بورڈ کا اجلاس کر کے آئندہ حکمت عملی کے لئے ایک پروگرام تجویز کیا جائے۔:

چونکہ ہولی کی تقریب پر ہندو مسلم تصادم کا احتمال تھا۔ اس نے الگمان پور کے دو درجن کانگرسی ایجی ٹیٹروں کو ۲۲ مارچ کو نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ ۲۴ گھنٹہ کے اندر اندر شہر سے نکل جائیں اس کے علاوہ دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ سو کے قریب اوباش لوگوں کو زیر حراست کر لیا گیا ہے۔

۲۲ مارچ کو لاہور سے آمدہ ایک خبر مظہر ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کے جج سر عبدالقادر گورنر جنرل جنوبی افریقہ کے ایجنٹ مقرر ہونیوالے ہیں۔

پشاور سے ۲۲ مارچ کی اطلاع ہے کہ سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کر دیا گیا ہے کہ صوبہ سرحد کی پہلی کونسل کے لئے ۲۴ مارچ کو امیدوار نامزد کئے جائیں گے۔

ہندوان بھوپال کی مرضی و منشا کے خلاف وہاں بعض ہندو فتنہ انگیزی کر رہے تھے۔ ہندو پبلک نے ان کی سرگرمیوں کے خلاف چونکہ احتجاج کیا تھا۔ اس لئے ۲۲ مارچ کو تمام نہاد ہندو رعایا کانفرنس کی استقبالیہ کمیٹی کے صدر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

یو۔ پی گورنمنٹ کے انتخابات کے متعلق جو میمورینڈم شائع کیا ہے اس میں اچھوتوں کی نمائندگی کے لئے یہ طریق تجویز کیا ہے کہ گورنر کی طرف سے سپیشل نامزدگی کے ذریعہ ان کو نمائندگی عطا کی جاتے۔:

پانی پت سے ۲۲ مارچ کی خبر ہے کہ ہولی کے سلسلہ میں ہندوؤں نے ایک جلوس نکالا۔ حالانکہ حکومت پنجاب نے اس کی ممانعت کر دی تھی اور پھر مسلمانوں کے علاوہ جامع مسجد پر بھی رنگ ڈالا۔ مسلمان سخت مشتعل ہیں۔:

فیروزپور میں ایک درجہ دل کے مجسٹریٹ صاحب جن کے سپرد سوٹروں وغیرہ کا انتظام بھی تھا۔ خود رات کے وقت بغیر روشنی کے موٹر چلا رہے تھے۔ کہ پولیس نے چالان کر دیا۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک روپیہ جرمانہ کی سزا دیدی۔:

ریاست جے پور کے یورپین ریونیو ممبر تین ماہ کی رخصت پر جا رہے ہیں۔ مہاراجہ صاحب نے ان کی جگہ خان بہادر چودھری محمد الدین کو ریاست کا ریونیو ممبر مقرر کیا ہے۔

حال میں کنڈی بازار لاہور میں ڈاکہ ڈالنے کی جو ناکام واردات کی گئی تھی۔ کہا جاتا ہے اس کے ایک ملزم نے حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کوشش انقلابی انجمنوں کے لئے سرمایہ جمع کرنے کی مہیب سازش کی ایک کڑی تھی۔:

ایک امریکن لیڈی جس کا بیان ہے کہ وہ سناتن دہرم منڈل کے ذریعہ ہندو مذہب اختیار کر چکی ہے جب دوارکا کے مندر میں داخل ہوئی۔ تو وہاں کے ہندوؤں نے شور برپا کر دیا۔ مندر کی اس بے ادبی پر احتجاج کے لئے ہڑتال کر دی اور مندر کو پوتر کرنے پر کئی سو روپیہ خرچ کیا۔

دہلی میں جو زائد پولیس مقرر کی گئی تھی۔ تخفیف اخراجات کے سلسلہ میں اس میں بہت سی کمی کر دی گئی ہے۔

لاہور میں ۲۲ مارچ کو پوسٹر چسپاں کئے گئے تھے جن میں لوگوں کو مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ ۲۳ کو بھگت سنگھ ڈے منائیں۔ اس لئے پولیس نے بہت سے مقامات کی تلاشیاں لیں اور متعدد کانگرسیوں کو گرفتار کر لیا۔

۲۳ مارچ کو پنجاب کونسل میں تحریک پیش کی گئی۔ کہ اقتصادی بدحالی کی وجہ سے وزراء کی تنخواہیں پانچ ہزار کی بجائے تین ہزار کر دی جائیں۔ لیکن کثرت رائے سے یہ تحریک گر گئی۔

۲۳ مارچ کو اسمبلی کے اجلاس میں سیاسی قیدی عورتوں کے ساتھ مبینہ بدسلوکی کے خلاف احتجاج کے لئے ایک ممبر نے تحریک پیش کی۔ جو ۳۳ کے مقابلہ میں ۵۸ ووٹوں سے مسترد ہو گئی نمک کی درآمد پر زائد محصول لگانے کا مسودہ قانون منظور کر لیا گیا۔ سر فرینک نوئیس نے ہندوستان میں میڈیکل کونسل کے قیام کے متعلق مسودہ قانون پیش کیا۔ جس پر آئندہ بحث کی جائیگی۔:

۲۱ مارچ کو ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے دارالعوام میں کہا۔ کہ ہندوستان میں کانگرسی فتنہ انگیزی کے مقابلہ کے لئے جو آرڈیننس جاری کئے گئے ہیں۔ انہیں قانونی شکل دینے کے لئے اسمبلی میں پیش نہیں کیا جائیگا۔

نیویارک سے ۲۲ مارچ کی خبر ہے کہ مختلف اضلاع میں طوفان باد کے باعث سینکڑوں اشخاص ہلاک و مجروح اور بے خانماں ہوئے ہیں۔ صرف ایک ضلع میں ۱۴۶ اموات ہوئی ہیں

مسٹر پٹیل سابق صدر اسمبلی ۲۲ مارچ کو ویانا پہنچ گئے ہیں

۲۲ مارچ کو اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ڈاکٹر ستیہ پال کو دو مختلف مقدمات میں تین سال قید سخت اور ایک سو روپیہ جرمانہ یا مزید تین ماہ قید کی سزا کا حکم سنایا۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو اور سردار شنگل سنگھ کو ایک ایک سال قید سخت اور سو سو روپیہ جرمانہ یا مزید تین ماہ قید کی سزا دی گئی۔

۲۲ مارچ کو ٹوکیو سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے کہ تائی ہونمن میں جاپانی اور چینی افواج میں پھر تصادم ہو گیا۔ جس میں ۱۳ جاپانی ہلاک اور نیز دو زخمی ہوئے۔ چینی افواج کا نقصان ڈیڑھ سو بیان کیا جاتا ہے۔ شنگھائی کے رقبہ میں اب بالکل امن امان بیان کیا جاتا ہے۔

برما میں بغاوت ابھی تک کاملاً فرو نہیں ہوئی۔ ۲۳ مارچ کو ضلع تھارا وادی کے ایک گاؤں میں باغیوں نے پولیس پر گولیاں برسائیں۔ پولیس نے بھی فائر کئے۔ جس پر باغی بھاگ کر جنگل میں چھپ گئے۔

اکال پارٹیز سکھ بورڈ کے زیر اہتمام ۲۵ مارچ کو لاہور میں ایک سکھ پولیٹیکل کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔

اگرچہ سرکاری طور پر اعلان نہیں ہوا۔ لیکن معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ لاہور میونسپلٹی کا ایگزیکٹو افسر مسٹر سنڈرن ڈپٹی کمشنر جہلم کو مقرر کیا گیا ہے اور بلدیہ کا فیصلہ جو اس نے کثرت رائے سے کیا تھا۔ مسترد کر دیا گیا ہے۔ سیالکوٹ میں یہ عہدہ لالہ منوہر رام سٹی مجسٹریٹ لاہور کو دیدیا گیا ہے۔ انبالہ اور ملتان کے ایگزیکٹو افسر بھی ہندو لگائے گئے ہیں۔ صرف امرتسر میں ایک مسلمان پی سی ایس تعینات کیا گیا ہے۔ گویا یوں سمجھنا چاہئیے کہ اس صوبہ میں جہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ قریباً ہر جگہ لوکل سلف گورنمنٹ ہندوؤں کے سپرد کر دی گئی ہے۔ اور اس طرح ایگزیکٹو آفیسرز بل کا منشا پورا ہو گیا ہے۔

چند روز ہوئے پنجاب کونسل میں چیف سکرٹری نے اعلان کیا تھا۔ کہ ملازمتوں میں ۵۰ فیصدی حصہ مسلمانوں کو دیا جائیگا ملاپ راوی ہے کہ ۳ مارچ کو ریونیو ممبر نے کہا۔ کہ یہ صرف محکمہ آبپاشی کے متعلق ہے۔ باقی صیغوں میں ملازمت کا حصول قابلیت پر منحصر ہے۔:

اخبار ڈیلی میل بمبئی سے چھ ہزار کی ضمانت طلب کی گئی تھی۔ اس نے اپیل کی مگر وہ بھی نامنظور ہوئی۔ اس لئے اخبار کی اشاعت فی الحال ملتوی

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا